سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹیمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018,Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 11 Saturday 19 April, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۱۱) ۱۹ اپریل ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

صدر اور گورنر کو آئینی بندشوں سے مبرا نہیں رکھا جا سکتا

سرجے والا نے نائب صدر کے بیان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ صدر یا گورنر کوئی بھی ہو، اسے آئینی حدود کا پابند ہونا پڑے گا، کیونکہ آئین ہی سب سے برتر ہے

نئی دھلی (ایجنسی): کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن رندیپ سنگھ سرجے والا نے نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ کے حالیہ بیان پر سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان میں صرف آئین کو برتری حاصل ہے، نہ کہ کسی بھی عہدے کو، خواہ وہ صدر جمہوریہ ہی کیوں نہ ہوں۔

سرجے والا نے کہا کہ وہ نائب صدر کے علم و فصاحت کا احترام کرتے ہیں لیکن ان کے اس نظریے سے اتفاق نہیں کرتے کہ صدر کے اختیارات پر عدالتی نظرثانی غیر موزوں ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو بروقت، درست اور جرأت مندانہ قرار دیا جس میں صدر اور گورنروں کے اختیارات پر آئینی حدود کا اطلاق واضح کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ آئینی عہدہ جتنا بلند ہو، اس پر آئینی احتساب اور شفاف طرزِ عمل کی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے مطابق اگر صدر یا گورنر کسی قانون کی منظوری غیر معینہ مدت تک مؤخر کرسکتے ہیں تو یہ جمہوریت کی روح کے منافی ہوگا۔ انہوں نے نائب صدر کے اس ریمارک پر بھی تنقید کی کہ عدلیہ کو قانون سازی یا انتظامی امور میں مداخلت کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ سرجے والا نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی ہی وہ 'ایٹمی ہتھیار' ہے جو ناانصافی، مطلق العنانیت اور طاقت کے ناجائز استعمال کے خلاف عوام کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر عدلیہ کو بے اختیار کر دیا جائے تو عوام کی آخری امید بھی دم توڑ دے گی۔

خیال رہے کہ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ صدر جمہوریہ ایک بلند ترین آئینی عہدہ ہے اور وہ آئین کے تحفظ، دفاع اور بقا کی قسم کھاتے ہیں، جو ایک منفرد ذمہ داری ہے۔ ان کے مطابق صدر نہ صرف پارلیمنٹ کے پہلے حصے ہیں بلکہ ان پر عدلیہ کی طرف سے فیصلے کے ذریعے وقت کی قید عائد کرنا قابلِ تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا تاثر ابھر رہا ہے کہ عدلیہ قانون سازی، انتظامیہ اور پارلیمان کے اختیارات میں دخل انداز ہو رہی ہے، جو کہ نظامِ جمہوریت کے لیے خطرناک ہوسکتا ہے۔

دھنکھڑ نے یہ بھی کہا کہ جب صدر سے کہا جائے کہ وہ ایک مقررہ وقت کے اندر کسی بل پر فیصلہ کریں، ورنہ وہ قانون بن جائے گا، تو یہ جمہوری توازن کے لیے باعثِ فکر ہے۔

جواباً سرجے والا نے دو اصول یاد دلائے، ایک، 'ہم، بھارت کے لوگ' آئین کی تمہید کے مطابق سب سے بالا حیثیت رکھتے ہیں اور دوسرا، کہ ہندوستان ایک ریاستوں کا اتحاد ہے۔ ان کے مطابق صدر جمہوریہ راج شاہی کے خاتمے کی علامت ہیں، نہ کہ کسی بالاتر اقتدار کے مظہر، اس لیے انہیں آئینی بالادستی کو سلام کرنا چاہیے۔

راہل گاندھی نے 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' سے جڑنے کے لیے موبائل نمبر کیا جاری

نئی دھلی (ایجنسی): راہل گاندھی نے 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' کے نام سے ایک خصوصی مہم شروع کیے جانے کی جانکاری دیتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس سلسلے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''جب تک محروم طبقات کی اصل حصہ داری اور شراکت داری یقینی نہیں ہوگی، انصاف نامکمل رہے گا۔'' راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں خاص طبقات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اگر آپ خاتون، دلت، مہادلت، پسماندہ، انتہائی پسماندہ، ای ڈبلیو ایس یا اقلیتی طبقہ سے ہیں، یا ان طبقات کی قیادت کرتے ہیں، تو ہمارے 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' سے جڑیں۔ اپنے حقوق کی حفاظت، ذات پر مبنی مردم شماری سے سماجی انصاف اور اپنی شراکت داری کی لڑائی کو مضبوط کرنے کے لیے ساتھ آئیں۔'' پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی اس مہم سے جڑنے کے لیے موبائل نمبر بھی جاری کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''وقت ہے متحد ہو کر مضبوطی سے آواز اٹھانے کا۔ مہم سے جڑنے کے لیے https://samvidhanleadership/whitetshirt.in پر جائیں یا 9999812024 پر مسڈ کال دیں۔''

اس پوسٹ کے ساتھ راہل گاندھی نے ایک 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' کا ایک پوسٹر بھی شیئر کیا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ ''ایس سی، ایس ٹی، او بی سی، خاتون... کیا آپ ان طبقات سے ہیں یا ان کی قیادت کرتے ہیں؟ ہم سے ابھی جڑیں: 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام'، قیادت کریں، تبدیلی لائیں۔'' اس پروگرام کے اہداف کا تذکرہ کرتے ہوئے پوسٹر میں بتایا گیا ہے کہ ''ہنرمندوں کو حق اور احترام، محروموں کو نمائندگی اور شراکت داری، ذات پر مبنی مردم شماری اور سماجی انصاف۔''

حوثیوں کے زیر انتظام راس عیسیٰ بندرگاہ پر امریکی فضائی حملے، 38 افراد ہلاک

صنعا (ایجنسی): یمن میں حوثیوں کے زیر انتظام میڈیا کے مطابق امریکی جنگی طیاروں کی جانب سے مغربی علاقے الحدیدہ میں واقع راس عیسیٰ تیل کی بندرگاہ پر کیے گئے فضائی حملوں میں ہلاکتوں کی تعداد 38 تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ہلاکتیں 14 فضائی حملوں کے نتیجے میں ہوئیں۔ حوثیوں کے زیر انتظام میڈیا نے یمنی ہلال احمر کے حوالے سے بتایا کہ جمعرات کے روز کیے گئے امریکی حملوں میں درجنوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ان میں زیادہ تر بندرگاہ کے کارکنان اور ملازمین شامل ہیں۔ میڈیا کا کہنا ہے کہ یہ اعداد و شمار ابتدائی ہیں، جب کہ چار حملے براہ راست بندرگاہ کو نشانہ بنانے کے لیے کیے گئے۔ اس سے قبل امریکی مرکزی کمان (CENTCOM) نے اعلان کیا تھا کہ امریکی افواج نے راس عیسیٰ تیل کی بندرگاہ پر حملے کیے، جس کے نتیجے میں حوثیوں کے زیر استعمال ایندھن کی سہولت تباہ کر دی گئی۔ سینٹرل کمانڈ نے اپنے بیان میں کہا کہ ان حملوں کا مقصد حوثی باغیوں کو غیر قانونی آمدنی کے ذرائع سے محروم کرنا تھا، جس کے ذریعے وہ گزشتہ 10 سالوں سے پورے خطے میں دہشت گرد سرگرمیوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ حملے حوثیوں کی اقتصادی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے کیے گئے، جو اپنے ہی شہریوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا گیا کہ ان حملوں کا مقصد یمنی عوام کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ انھیں حوثیوں کے تسلط سے آزادی دلانا ہے تاکہ وہ امن کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

فلوریڈا اسٹیٹ یونیورسٹی میں فائرنگ، 2 ہلاک، 5 زخمی، حملہ آور گرفتار

واشنگٹن (ایجنسی): فلوریڈا اسٹیٹ یونیورسٹی میں جمعرات کے روز پیش آنے والے فائرنگ کے افسوسناک واقعے میں دو افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ کم از کم پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد یونیورسٹی کیمپس میں خوف و ہراس کی فضا پھیل گئی اور طلبہ و اساتذہ کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت جاری کی گئی۔ یونیورسٹی نے جمعرات دوپہر کو اپنے کیمپس میں ایک 'ایکٹو شوٹر' کی موجودگی کی اطلاع دیتے ہوئے ایمرجنسی الرٹ جاری کیا۔ الرٹ ملتے ہی پولیس، ایمبولینس، فائر بریگیڈ اور دیگر سکیورٹی ایجنسیاں فوری طور پر یونیورسٹی پہنچ گئیں اور علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

فائرنگ کرنے والے نوجوان کی شناخت فینکس اکینر کے طور پر کی گئی ہے، جو کہ لیون کاؤنٹی پولیس کے ایک افسر کا بیٹا ہے اور لیون کاؤنٹی شیرف کے یوتھ ایڈوائزری کونسل کا رکن بھی ہے۔ پولیس کے مطابق اس نے فائرنگ کے لیے اپنی والدہ کی ذاتی بندوق کا استعمال کیا۔ آلۂ قتل یونیورسٹی کیمپس میں جرم کے مقام سے برآمد کرلیا گیا ہے۔ واقعے کے وقت یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود 20 سالہ طالبعلم جوشوا سرمنز نے بتایا کہ جیسے ہی الرٹ بجا، پولیس اہلکاروں نے انہیں اور دیگر طلبہ کو ہاتھ سر پر رکھ کر باہر نکالا۔ 21 سالہ رائن سیڈرگرین، جو 30 دیگر طلبہ کے ساتھ اسٹوڈنٹ یونین آفس کے نیچے موجود بولنگ ایریا میں چھپ گئے تھے، نے کہا کہ وہ لمحہ 'محض زندہ بچنے' کی جدوجہد تھا۔ واقعے کے بعد فلوریڈا اسٹیٹ یونیورسٹی کو مکمل طور پر لاک ڈاؤن کر دیا گیا۔ طلبہ، اساتذہ اور عملے کو ہدایت دی گئی کہ وہ محفوظ جگہوں پر رہیں، تمام دروازے اور کھڑکیاں بند رکھیں اور ان سے دور رہیں۔ کیمپس میں جمعرات کو ہونے والی تمام کلاسیں اور پروگرام منسوخ کر دیے گئے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے ان افراد سے اپیل کی جو کیمپس میں موجود نہیں تھے کہ وہ اس علاقے میں نہ آئیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے واقعے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک خوفناک سانحہ قرار دیا اور کہا کہ انہیں مکمل بریفنگ دی گئی ہے۔ فلوریڈا کے گورنر رون ڈی سینٹیس نے بھی ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا، ''ہماری دعائیں ایف ایس یو کے طلبہ، اساتذہ اور متاثرین کے ساتھ ہیں۔''

امریکہ: 1024 بیرون ملکی طلبا کو ٹرمپ حکومت نے مشکل میں ڈالا، ویزا اور لیگل اسٹیٹس ختم

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی نئی پالیسی نے بیرون ملکی طلبا کے لیے پریشانیاں کھڑی کر دی ہیں۔ نئی پالیسی کے تحت ٹرمپ حکومت نے گزشتہ کچھ ہفتوں میں ہی 1000 سے زائد بین الاقوامی طلبا کے ویزے رد کر دیے ہیں۔ ٹرمپ کے اس فیصلے کے بعد بڑی تعداد میں طلبا کے لیے ڈٹینشن اور ڈیپورٹیشن کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 160 کالج اور یونیورسٹیز کے کم از کم 1024 طلبا کا ویزا رد کیا گیا ہے، یا پھر طلبا کا لیگل اسٹیٹس ختم کر دیا گیا ہے۔ ٹرمپ حکومت کی نئی پالیسی نے ان طلبا کے لیے پریشانیاں بڑھا دی ہیں، جو پہلے سے ہی امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ کئی طلبا نے ہوم لینڈ سیکورٹی ڈپارٹمنٹ کے خلاف مقدمے بھی دائر کر دیے ہیں، جس میں ان کا کہنا ہے کہ انھیں صحیح طریقۂ کار سے محروم کیا گیا اور ان کے ویزے رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ کچھ طلبا کا دعویٰ ہے کہ انتظامیہ نے بغیر کسی واضح سبب کے ان کا اسٹیٹس بدل دیا۔ اس طرح کے معاملے ہاورڈ، اسٹین فورڈ، میری لینڈ یونیورسٹی اور اوہیو اسٹیٹ یونیورسٹی جیسے مقبول تعلیمی ادارے میں بھی دیکھے گئے ہیں۔ ٹرمپ حکومت نے امریکی یونیورسٹیز کو دھمکی دی ہے کہ اگر وہ طلبا کی فعالیت کو کم کرنے کے لیے حکومت کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے ہیں تو ان کی فنانشل مدد روک دی جائے گی۔ ہاورڈ یونیورسٹی کو پہلے ہی 2.3 بلین ڈالر کی فیڈرل فنانشل مدد پر روک لگائی جا چکی ہے، لیکن یونیورسٹی نے حکومت کے ان احکامات کی مخالفت کا عزم ظاہر کیا ہے۔

'کیا ریاستوں کے حقوق کا مطالبہ کرنا غلط ہے؟'

وزیر اعلیٰ اسٹالن نے امت شاہ سے پوچھا سوال

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے جمعہ کے روز مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اس بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کی، جس میں انھوں نے کہا تھا کہ برسر اقتدار ڈی ایم کے توجہ بھٹکانے کے لیے نیٹ اور حد بندی جیسے ایشوز کو ہوا دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے امت شاہ کو چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر ڈی ایم کے حکومت واقعی میں توجہ بھٹکانے کی کوشش کر رہی ہے، تو وہ ریاستی عوام کو واضح جواب دیں۔ اسٹالن نے مختلف سرکاری منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مذکورہ بالا بیان دیا۔ انھوں نے کہا کہ تمل ناڈو اور ڈی ایم کے ہی نیٹ سمیت دیگر ایشوز پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''چاہے وہ نیٹ ہو یا سہ لسانی پالیسی، وقف ترمیمی قانون ہو یا حد بندی... صرف ہم ہی اس کی پرزور مخالفت کر رہے ہیں۔ امت شاہ نے کہا تھا کہ ہم توجہ بھٹکانے کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمل ناڈو ہندوستان کی سبھی ریاستوں کے لیے جنگ لڑ رہا ہے۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ سوال بھی پوچھا کہ کیا ریاستوں کے حقوق کا مطالبہ کرنا غلط ہے؟

ڈی ایم کے چیف نے ریاستی اسمبلی سے پاس بلوں پر سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ''ریاست نے عدالت عظمیٰ کا رخ کیا اور ریاست کے گورنر کے خلاف تاریخی فیصلہ آیا۔ یہ فیصلہ آیا کیونکہ انھوں نے (گورنر نے) کچھ نہیں کیا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ یہ ڈی ایم کے کی طاقت ہے اور اس کا احساس پورے ملک کو ہو چکا ہے۔ اسٹالن نے تقریب سے خطاب کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے سامنے کچھ اہم سوالات بھی رکھے۔ انھوں نے پوچھا کہ اگر ہم لوگوں کی توجہ بھٹکا رہے ہیں، تو آپ ان سوالات کا صاف صاف جواب دیجیے۔ کیا آپ نیٹ سے چھوٹ دے سکتے ہیں؟ کیا آپ گارنٹی دے سکتے ہیں کہ ہندی تھوپی نہیں جائے گی؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرکز نے تمل ناڈو کو کتنا فنڈ دیا ہے، اور کیا آپ یقین دلا سکتے ہیں کہ حد بندی کے بعد پارلیمنٹ میں ہماری سیٹیں کم نہیں ہوں گی؟

ابھی کچھ لوگ زندہ ہیں ابھی انصاف باقی ہے: مفتی ملک الظفر سہسرامی

سپریم کورٹ کے فیصلے سے ملت کو ملی وقتی راحت

پٹنہ (پریس ریلیز)

اس وقت ملک میں سیاسی صورت حال کچھ عجیب بنی ہوئی ہے یا دانستہ بنائی جارہی ہے۔ نفرت، بے اعتمادی، ایک دوسرے کے خلاف زہرافشانی یہی ملک کے کچھ نفرتی ذہن وفکر رکھنے والے اربابِ سیاست کی صبح وشام کے معمولات کا حصّہ بن چکا ہے دراصل حکومت کا رپورٹ کارڈ اتنا ناقص ہے کہ وہ ملک باشیوں کے سوالات کا سامنا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے نتیجتاً وہ ایسے گھٹیا اور ناقص حربہ وہتھیار کے استعمال پہ مجبور ہے ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد ملک الظفر سہسرامی نے اپنے ایک خطاب میں کیا وہ آج مجلسِ علمائے اہل سنّت و جماعت کی جانب سے منعقد ایک نشست سے آن لائن خطاب فرما رہے تھے انہوں نے عدالت عظمیٰ کے حالیہ فیصلے پہ یک گونہ اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابھی کچھ لوگ زندہ ہیں ابھی انصاف باقی ہے یقیناً ملت اسلامیہ ہند کے لیے خوش آئند خبر ہے کہ سپریم کورٹ نے وقف ترمیمی بل کے حوالے سے ایک اہم اور تاریخی فیصلہ سنایا ہے۔ اس فیصلے کے نتیجے میں مسلمانوں کو وقتی راحت ملی ہے۔ سپریم کورٹ نے وقف ترمیمی بل کے چند متنازعہ نکات پہ آئندہ سماعت تک روک لگا دی ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ: وقف املاک کے موجودہ اسٹیٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ وقف بورڈ میں کسی غیر مسلم کی تقرری عمل میں نہیں آئے گی۔ کلکٹر یا کسی سرکاری افسر کو وقف املاک میں مداخلت کی اجازت نہیں ہوگی۔

وقف بائی یوزر میں کوئی نئی تبدیلی فی الحال نافذ نہیں کی جائے گی۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن مظفر پوری نے فرمایا کہ عدالت عظمیٰ نے واضح کر دیا کہ وقف ترمیمی بل ملک کے جمہوری آئین و دستور کے خلاف ہے، چیف جسٹس آف انڈیا نے سولسٹر جنرل (حکومت کے نمائندے) سے سوالات کرتے ہوئے سخت لہجے میں دریافت کیا کہ انگریزوں کے دورحکومت سے پہلے وقف رجسٹریشن کا نظم نہیں تھا ایسے میں تیرہویں صدی، چودھویں صدی میں تعمیر شدہ مساجد کے سیل ڈیڈ کا مطالبہ کتنا درست ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ صدیوں پرانی وقف املاک کے سیل ڈیڈ دکھائیں کہاں سے دکھائیں گے؟ سیل ڈیڈ کا مطالبہ غیر منطقی ہے اور یہ قدم انگریزوں کے دورحکومت سے قبل کے رواج کو بھی چیلنج کرتا ہے۔ حضرت علامہ مفتی وصی احمد وسیم صدیقی نے فرمایا کہ سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے جہاں ملت اسلامیہ کو ایک عارضی کامیابی حاصل ہوئی ہے، وہیں یہ بات بھی واضح ہے کہ یہ جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ وقف املاک مسلمانوں کی اجتماعی امانت ہیں اور ان کا تحفظ ہر مسلمان کی شرعی، دینی اور ملی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اس مسئلے پہ اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ اپنے حقوق کا دفاع کرتے رہنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بل نہ صرف اقلیتوں کے مذہبی حقوق پہ حملہ ہے بلکہ ملک کے مضبوط سیکولر جمہوری اصول کے خلاف بھی ایک کھلا چیلنج ہے۔ یہ لڑائی صرف مسلمانوں کے حقوق کی نہیں ہے بلکہ ملک کے آئین و دستور کی حفاظت کی ہے آج اگر ایک مخصوص طبقے کے مذہبی مقامات پہ قبضہ ہوسکتا ہے تو کل آنے والے وقت میں اس ملک کا ہر اقلیتی طبقہ خطرے میں ہوگا حضرت علامہ مفتی شمشاد حسین رضوی نے فرمایا کہ یہ ترمیمی بل ملک کے جمہوری آئین و دستور کی کھلی خلاف ورزی ہے ملک کے باشندوں کو جمہوری آئین و دستور کے تحت مساوات کے حقوق دئے جانے کے خلاف ایک کھلا چیلنج ہے مذہبی حقوق کی آزادی جو ملک کے جمہوری آئین و دستور نے فراہم کر رکھی اسے سرکاری منظوری سے مقید کرنے کا ایک کھلا اشاریہ ہے اس لیے اس آئین مخالف فکر کے خلاف ملک کے ہر باشندے کو پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنی آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے اگر آج اپنے حقوق کی آزادی پہ ہونے والے حملوں کے خلاف مضبوط قدم نہیں اٹھائیں گے تو یقین جانیے کل ہمیں سانس لینے کے لیے بھی سرکار سے منظوری لینی ہوگی حضرت علامہ رحمت اللہ صدیقی مدیر اعلیٰ پیغام رضا نے کہا کہ اس متنازعہ بل کے ذریعے ملک میں نفرت کی سیاست کو فروغ دینا ہے نیز ان کے جمہوری حقوق پہ حملہ کرنا ہے وقف ترمیمی بل جمہوری آئین پہ حملہ ہے بظاہر اس بل کے ذریعے ملک کے ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنایا گیا ہے لیکن یہ ملک کے سیکولر ڈھانچے اور یہاں کے باشندوں کے بنیادی حقوق پہ حملے کی تیاریاں ہیں اگر آج ہم اپنی آزادی اور حقوق کے تحفظ کے لیے مضبوط قدم نہیں اٹھائیں گے تو کل ہماری بنیادی آزادیوں پہ مزید قدغن لگ سکتی ہے۔

مجلسِ علمائے اہل سنّت و جماعت حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وقف ترمیمی بل جیسے متنازعہ قوانین کو فوراً واپس لے۔ وقف بورڈز کو شفاف اور جوابدہ بنائے تاکہ وقف املاک کا صحیح استعمال ممکن ہو سکے۔ مجلس سپریم کورٹ کے معزز جج جسٹس محترم سنجیو کھنہ کا شکریہ ادا کرتی ہے، جنہوں نے پوری دنیا میں ہندستان کے عدلیہ نظام کی شفافیت اور عدل وانصاف کی پاسداری کے اظہار کی روشن مثال قائم کی۔ نیز ان وکلاء، ملی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کی بھی شکر گذار ہے جنہوں نے اپنی انتھک محنت اور مضبوط دلائل کے ذریعے اس کامیابی کو ممکن بنایا۔ مجلسِ علمائے اہل سنّت وجماعت ملت اسلامیہ سے گذارش کرتی ہے کہ وہ اتحاد اور استقامت کے ساتھ اس مسئلے پہ اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور آئندہ کے لیے وقف املاک کے تحفظ کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کریں۔

حدیث نبوی ﷺ

ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے، خواہ اسے درخت سے کاٹ کر کسی نے ڈال دیا تھا یا کسی اور طرح پڑی تھی تو اس کا تکلیف دہ چیز کو (راستے سے ہٹانا) اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیا۔ (سنن ابوداؤد)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

وقف قانون پر نظرثانی

سپریم کورٹ میں 16 اپریل کو وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر تقریباً 15 عرضیوں پر سماعت متوقع ہے، جن میں اس قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ان عرضیوں میں کہا گیا ہے کہ یہ قانون آئین کے آرٹیکل 14، 15، 21، 26، 29، 30 اور 300۔A سمیت کئی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے اور مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر ضرب لگاتا ہے۔ وقف ترمیمی قانون پر پارلیمنٹ میں بحث کے دوران اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو اور وزیر داخلہ امت شاہ نے بارہا واضح کیا کہ اس قانون کا اطلاق سابقہ تاریخوں سے نہیں ہوگا اور یہ صرف قانون بننے کے بعد کے معاملات پر لاگو ہوگا۔ 9 اپریل کو صدر کی منظوری کے بعد جاری ہونے والے گزٹ نوٹیفکیشن میں بھی یہی بات کہی گئی۔

تاہم، قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ سپریم کورٹ کے وکیل عبادالرحمٰن کا کہنا ہے کہ اس قانون میں کچھ پیچیدگیاں ایسی ہیں جن کی بنیاد پر یہ پرانے معاملات پر بھی لاگو ہوسکتا ہے، خاص طور پر ان جائیدادوں پر جن کے وقف ہونے کے کوئی دستاویزی ثبوت موجود نہیں ہیں۔ یہ نیا قانون سپریم کورٹ کے اس اصول سے متصادم ہے جو 'وانس اے وقف، آلویز اے وقف' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق جو جائیداد ایک بار وقف ہوگئی، وہ ہمیشہ کے لیے وقف رہے گی۔ یہ اصول عدالت نے 1954 میں رتی لال پنچاند گاندھی بمقابلہ ریاست بمبئی کے فیصلے میں بیان کیا تھا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ حکومتِ ہند کے تحت قائم محکمہ 'وقف اثاثہ جات منیجمنٹ سسٹم آف انڈیا' جس کا کام ملک بھر کی وقف جائیدادوں کا ڈیٹا محفوظ رکھنا ہے، اسی اصول کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ اس وقت سپریم کورٹ میں جن عرضیوں پر سماعت ہونی ہے، ان میں سیاسی رہنما، مذہبی تنظیمیں اور شہری حقوق کے ادارے شامل ہیں، جو ظاہر کرتا ہے کہ اس قانون کی مخالفت کس قدر وسیع ہے۔ عرضی گزاروں کی پہلی کوشش یہی ہے کہ عدالت اس قانون کے اطلاق کو فوری طور پر معطل کر دے۔ ان میں بہار کے کشن گنج سے کانگریس کے رکنِ پارلیمان محمد جاوید بھی شامل ہیں۔ ان کے وکیل انس تنویر کے مطابق وہ پہلی ہی سماعت میں حکمِ امتناعی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاہم وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایسا کرنا آسان نہیں کیونکہ قانونی اصول یہ ہے کہ پارلیمنٹ سے منظور شدہ قانون کو آئینی تصور کیا جاتا ہے جب تک کہ سپریم کورٹ کی آئینی بنچ اسے خلافِ آئین قرار نہ دے۔

تنویر نے مزید بتایا کہ حکومت نے مقدمے کے آغاز میں ہی کیویٹ (اعتراض کی درخواست) دائر کردی ہے تاکہ عدالت یکطرفہ طور پر کوئی فیصلہ نہ دے۔ ان کے مطابق ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے جب حکومت اتنی پیشگی احتیاط برتے۔ سپریم کورٹ عمومی طور پر اس اصول پر عمل کرتی ہے کہ پارلیمنٹ سے منظور شدہ قانون آئینی ہوتا ہے، جب تک کہ اسے غیر آئینی قرار دینے کے لیے ٹھوس شواہد پیش نہ کیے جائیں۔ کامیاب چیلنج کے لیے عرضی گزار کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ قانون نے واضح طور پر کسی بنیادی حق یا آئینی دفعہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ ماضی میں سپریم کورٹ نے کئی قوانین کو آئینی بنیادوں پر چیلنج سنا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 13 اس کی اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی قانون بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غیر آئینی قرار دیا جا سکتا ہے۔ دو اہم مثالیں یہاں پیش کی جاسکتی ہیں: پہلی، شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) 2019 جس پر ملک گیر احتجاج ہوا اور اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ حکومت نے اس قانون کی عمل آوری کا نوٹیفکیشن پانچ سال بعد 2024 میں جاری کیا۔ دوسری مثال 2020 میں لائے گئے زرعی قوانین کی ہے، جن پر زبردست احتجاج ہوا۔ سپریم کورٹ نے ان معاملات میں مداخلت کی اور ان پر عارضی پابندی لگادی۔ وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر عرضیوں میں کہا گیا ہے کہ یہ قانون مسلمانوں کے مذہبی اداروں اور وقف جائیدادوں کے انتظامی حقوق کو مجروح کرتا ہے۔ عرضی گزاروں کے مطابق یہ قانون فرقہ وارانہ نوعیت رکھتا ہے اور شریعت کے اصولوں سے متصادم ہے۔ خاص تشویش اس بات پر ہے کہ قانون کے تحت ہر جائیداد کی تفصیل آن لائن اپلوڈ کرنا لازم قرار دیا گیا ہے، جو اُن تاریخی وقف جائیدادوں کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے جن کے دستاویزات موجود نہیں۔

امریکہ میں ہر سال ہزاروں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

گزشتہ رمضان میں برطانیہ جیسے ملک میں ایک تاریخ رقم کی گئی، شاہی قلعہ ونڈسر کیسل کی ہزار سالہ تاریخ میں پہلی بار مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا گیا، مسلم ممالک کی طرح مغربی دنیا میں بھی رمضان المبارک جیسے مقدس ماہ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، امریکہ اور برطانیہ سمیت کئی غیر مسلم ممالک کے سربراہان مملکت کی جانب سے مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا جاتا ہے، برطانیہ میں شاہی قلعہ ونڈسر کیسل کی تاریخ ہزار سال سے زائد طویل ہے اور اس ہزار سالہ تاریخ میں یہاں پہلے کبھی افطار پارٹی نہیں ہوئی تھی، تاہم گزشتہ روز یہ تاریخ بھی رقم ہوگئی اور اس ونڈسر کیسل میں پہلی بار مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا گیا، برطانوی میڈیا کے مطابق صدیوں پرانے اس قلعے میں افطار کے لئے سینٹ جارج ہال میں دریاں اور سفید چادریں بچھانے کے بعد دسترخوان بچھائے گئے تھے، یہ ہال سرکاری مہمانوں کے لئے مختص ہے، دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے اور مشروبات رکھے گئے تھے، اس تاریخی افطار ڈنر میں تقریبا 350 مسلمان شریک تھے، افطار سے قبل ونڈسر کیسل کی فضا میں پہلی بار اذان مغرب کی مشہور کن صدا بھی گونجی، اذان کی آواز سنتے ہی روزہ داروں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے کھجوروں سے روزہ کھولا، اس افطار پارٹی کا اہتمام ایک چیریٹی ادارے کی جانب سے کیا گیا تھا، جس کا مقصد مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے، مسلمان شرکا نے شاہی قلعے میں افطار کی اجازت دینے پر شاہ چارلس کا شکریہ ادا کیا۔

مذہب اسلام، امریکہ سمیت دنیا بھر میں اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ پھیل رہا ہے اور یکے بعد دیگرے اسلام کے مغرب و یورپ کے علاوہ دیگر ممالک میں انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلنے کے واقعات مسلسل سامنے آتے رہے ہیں اور اب تک غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد مشرف بہ اسلام ہوچکی ہے اور قبول اسلام کا یہ سلسلہ تمام عالم میں آج بھی پورے آب وتاب کے ساتھ جاری و ساری ہے، آئے دن مختلف ممالک کے مختلف شہروں سے اسلاموفوبیا کی خبریں وقتا فوقتا آتی رہتی ہیں جو بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں، ایسے میں دیگر مذاہب کو چھوڑ کر اسلام کے دامن میں پناہ لینے کی خبر اگر میڈیا کے ذریعے آنے لگے تو یہ انتہائی خوش کن اور حوصلہ بخش ہیں، ہندوستان سمیت عالمی طاقتیں جس طریقے سے اسلام اور مسلمانوں پر یلغار کررہی ہیں اور مسلمانوں کو پریشان کرنے، خوف و دہشت میں مبتلا کرنے اور دوسرے نمبر کا شہری بنانے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں، ایسے میں اسطرح کی خبروں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، گذشتہ دنوں امریکہ سے یہ خبر آئی کہ کینیڈا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کی سیریز ٭ دی اسٹیٹ آف اسٹریچوکلٹی ود لیزا٭ میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ وہاں قیدیوں میں آخر اسلام کیوں کر اتنا مقبول ہورہا ہے؟ سی بی سی نے طیبہ فاؤنڈیشن کے بانی ڈائریکٹر رامی نسور سے بات کی یہ تنظیم امریکی جیلوں میں قیدیوں کے لئے فاصلاتی تعلیم کا پروگرام فراہم کرتی ہے، رامی نسور نے بتایا کہ ہم نے تقریبا 15 سال پہلے اس تنظیم کا آغاز کیا تھا، کیونکہ یہ وہ بنیادی ضرورت تھی جس کا قیدی بارہا مطالبہ کرتے رہتے تھے، طیبہ فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر نے مزید بتایا کہ اسلام، امریکہ کی جیلوں میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نے 13 ہزار سے زائد افراد کو تعلیمی اور تربیتی مواد فراہم کیا، جن میں سے تقریبا 90 فیصد نے اسلام قبول کیا اور بیشتر نے جیل میں رہتے ہوئے یہ کام کیا، رامی نسور کا کہنا ہے کہ جیل میں جسمانی اور روحانی طور پر قید ہونے کی وجہ سے بہت سے قیدی اسلام کو اپنا کر روحانی آزادی حاصل کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں نظم وضبط کا ایک طریقہ کار ہے، جیسے پانچ وقت کی نمازیں ہیں، سی بی سی نے اسلام قبول کرنے والے ایسے ہی ایک قیدی سے بھی بات کی، محمد امین اینڈرسن کو 30 سال قید کی سزا ہوئی تھی اور انہوں نے ایک سال بعد یعنی دوسرے سال ہی اسلام قبول کرلیا تھا، محمد امین نے بتایا کہ جب میں جیل آیا تھا، تو میں نے اپنی انسانیت کھودی تھی، میں حیوان تھا لیکن جیل میں آکر میں نے اپنی انسانیت کو دوبارہ حاصل کیا اور اس کا سہرا اسلام کو جاتا ہے، اسلام قبول کرنے والے قیدی امین فیلڈیلفیا کے رہائشی اور ایک پادری کے بیٹے تھے، لیکن نوجوانی میں ہی منشیات کی لت میں مبتلا ہو گئے تھے، بعدازاں وہ ایک گینگ کا حصہ بن گئے اور قتل جیسا ہولناک جرم بھی کیا، گرفتار ہوئے اور 30 سال قید کی سزا کاٹنے جیل پہنچے، جہاں انہیں اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع ملا اور انہوں نے اپنی زندگی ایمان اور روحانیت پر غور کرنا شروع کیا تو اسلامی تعلیمات میں ذہنی جسمانی اور روحانی سکون پایا، محمد امین نے اسلام قبول کرنے میں دیر نہیں لگائی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے اور اب وہ دوسرے قیدیوں کو اسلام کی حقانیت سے روشناش کرارہے ہیں، عہد جدید میں بھی ایسے کئی خوش نصیبوں کی مثالیں ملتی ہیں جنھیں رب تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا، محمد علی باکسر اور یوسف یوحنا (محمد یوسف) کی مثالیں تو اب پرانی ہوگئیں، حال ہی میں جورام وین کلیورن (Klaveren Van Joram) پر جب اسلام کے حقائق منکشف ہوئے اور حقیقتیں آشکار ہوئیں تو اسلام مخالف کتاب لکھنے والا ہالینڈ کا یہ سیاستدان بھی مسلمان ہوگیا اور ہالینڈ کی سب سے بڑی مسلمان مخالف سیاسی جماعت کے سابق رکن نے اسلام قبول کرلیا، جورام وین کلیورن نیدرلینڈ کی دائیں بازو کی سب سے بڑی انتہا پسند جماعت کے دوسرے سیاستدان ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ اسلام مخالف جذبات کی حامل ڈچ سیاسی جماعت 'پارٹی فار فریڈم' کے سربراہ گیرٹ وائلڈرز ہیں جنھوں نے رحمۃ اللعالمین، محسن انسانیت ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کرانے کا اعلان کیا تھا۔ وین کلیورن اپنے لیڈر گریٹ وائلڈرز کے دست راست اور پارٹی آف فریڈم سے رکن اسمبلی تھے، 40 سالہ وین کلیورن نے سات برس تک اسمبلی میں اسلام مخالف بل پیش کیے اور مہم چلائی جن میں برقعہ سمیت دیگر اسلامی روایات پر پابندی عائد کرنا بھی شامل ہے۔ وین کلیورن سے قبل اسی سیاسی جماعت کے رکن آرنا ڈوارن ڈرون نے اسلام قبول کیا تھا۔

گزشتہ رمضان میں برطانیہ جیسے ملک میں ایک تاریخ رقم کی گئی، شاہی قلعہ ونڈسر کیسل کی ہزار سالہ تاریخ میں پہلی بار مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا گیا، مسلم ممالک کی طرح مغربی دنیا میں بھی رمضان المبارک جیسے مقدس ماہ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، امریکہ اور برطانیہ سمیت کئی غیر مسلم ممالک کے سربراہان مملکت کی جانب سے مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا جاتا ہے، برطانیہ میں شاہی قلعہ ونڈسر کیسل کی تاریخ ہزار سال سے زائد طویل ہے اور اس ہزار سالہ تاریخ میں یہاں پہلے کبھی افطار پارٹی نہیں ہوئی تھی، تاہم گزشتہ روز یہ تاریخ بھی رقم ہوگئی اور اس ونڈسر کیسل میں پہلی بار مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا گیا، برطانوی میڈیا کے مطابق صدیوں پرانے اس قلعے میں افطار کے لئے سینٹ جارج ہال میں دریاں اور سفید چادریں بچھانے کے بعد دسترخوان بچھائے گئے تھے، یہ ہال سرکاری مہمانوں کے لئے مختص ہے، دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے اور مشروبات رکھے گئے تھے، اس تاریخی افطار ڈنر میں تقریبا 350 مسلمان شریک تھے، افطار سے قبل ونڈسر کیسل کی فضا میں پہلی بار اذان مغرب کی مشہور کن صدا بھی گونجی، اذان کی آواز سنتے ہی روزہ داروں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے کھجوروں سے روزہ کھولا، اس افطار پارٹی کا اہتمام ایک چیریٹی ادارے کی جانب سے کیا گیا تھا، جس کا مقصد مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے، مسلمان شرکا نے شاہی قلعے میں افطار کی اجازت دینے پر شاہ چارلس کا شکریہ ادا کیا، دوسری جانب امریکی صدارتی محل وائٹ ہاؤس میں بھی افطار پارٹی اب ایک روایت بن چکی ہے، اس کی بنیاد آج سے 220 سال قبل امریکہ کے تیسرے صدر تھامس جیفرسن نے رکھی تھی انہوں نے 1805 میں وائٹ ہاؤس میں پہلی بار مسلمان صومالی سفیر کے لئے ماہ رمضان میں افطار کا اہتمام کیا تھا، اور عشائیہ بھی دیا تھا، عید اور تہوار کے موقع پر تقریبات کے انعقاد سے حکومتیں اپنے موقف یا یکجہتی کا اظہار کرتی رہی ہیں، امریکہ کے وائٹ ہاؤس میں اسی مقصد کے تحت افطار پارٹی کی دعوت دی جاتی رہی ہے، 2017 میں امریکی صدر کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں دی جانے والی افطار پارٹی کی روایت کو ڈونالڈ ٹرمپ نے توڑ دیا تھا، ان کے افطار پارٹی نہ دینے پر اندرون امریکہ بھی مذمت ہوئی تھی اور غالبا بیرون امریکہ بھی، اس کے بعد ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ افطار پارٹی محض چند لوگوں کا اجتماع نہیں ہے، اس سے امریکی حکومت یہ دکھانے کی کوشش کرتی ہے کہ اس کے لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کی یکساں اہمیت ہے، اسی لیے ٹرمپ نے 2018 میں افطار پارٹی دی، 2019 میں بھی دی، جبکہ اس بار صدارت کے لئے پہلے ہی سال میں ان کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں افطار پارٹی دی گئی، اس موقع پر ٹرمپ نے صدر امریکہ کی حیثیت سے جو کچھ کہا وہ امریکی مسلمانوں کے لیے باعث اطمینان ہوگا، البتہ ان کے امریکہ کی غزہ پالیسی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے یہ بات ناقابل فہم نہیں رہ گئی کہ ٹرمپ کی اسرائیل پالیسی بدلی نہیں ہے، وہ خود کو اسرائیل کا بھی خواہ ثابت کرنے کا کوئی موقع چھوڑیں گے نہیں، چاہے ان کی جگ ہنسائی ہی کیوں نہ ہو، 27 مارچ 2025 کو امریکہ کے موجودہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں دی گئی افطار پارٹی میں مسلم طبقے کی موثر شخصیات، سفارت کاروں اور سرکاری افسران نے شرکت کی تھی، جبکہ کچھ مسلم پارٹیوں نے اسکا بائیکاٹ بھی کیا تھا، جس میں ٹرمپ بہ نفس نفیس موجود تھے، انہوں نے افطار پارٹی میں شامل مسلمانوں کو ٭ رمضان مبارک میرے مسلم دوستو!٭ کہہ کر مخاطب کیا اور یہ کہا کہ ٭ نومبر میں مسلم طبقہ ہمارے ساتھ تھا اور جب تک میں صدر ہوں میں آپ کے ساتھ رہوں گا، ان کا یہ کہنا واقعی بڑی بات ہے یہ سچ ہے کہ نومبر 2024 میں امریکہ کے صدارتی انتخاب میں کملا ہیرس سے ان کی زبردست مقابلہ آرائی تھی، کملا کی جیت زیادہ ممکن نظر آرہی تھی، ٹرمپ ایک ایک ووٹ حاصل کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کررہے تھے، اس وقت غزہ جنگ پر صدر بائیڈن کی پالیسی سے امریکہ کے مسلمان دلبرداشتہ تھے، امن پسند امریکی بھی یہ چاہتے تھے کہ جنگ ختم ہو، حماس کے حملوں کی سزا عام فلسطینیوں کو نہ دی جائے مگر جنگ کو ختم کرنے کے سلسلے میں کملا ہیرس کا کوئی واضح موقف نہیں تھا، اس لیے امریکہ کے مسلمانوں اور امن پسند لوگوں کو یہ بات سمجھ میں آنے لگی تھی کہ کملا ہیرس کے صدر بن جانے کے بعد غزہ جنگ پر بائیڈن کی پالیسی جاری رہے گی، بلکہ بائیڈن کی پالیسی کی یہ توسیع ہوگی، جبکہ ٹرمپ نے کھل کر یہ بات کہی کہ وہ غزہ جنگ ختم کرائیں گے کوئی نئی جنگ شروع نہیں کریں گے اس سے امریکہ کے مسلمانوں اور امن پسند لوگوں کا جھکاؤ ان کی طرف ہوگیا اور پھر صدارتی انتخابات میں ان کی جیت آسان ہوگئی جیتنے کے بعد ٹرمپ نے اپنے پہلے خطاب میں امریکی مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا، یہ ان کی طرف سے پہلا اشارہ تھا کہ امریکی مسلمانوں کے تئیں ان کی نفرت کی پالیسی پچھلی مدت صدارت کی طرح اس بار کی مدت صدارت میں باقی نہیں رہے گی کیونکہ وقت پڑنے پر اس کے باوجود مسلمانوں نے ان کا ساتھ دیا کہ پچھلی بار وہ ان کا دل ہی زیادہ دکھاتے رہے تھے، ٹرمپ نے افطار پارٹی میں کہا ہر دن ہم مسلم طبقے سے کئے گئے وعدوں کو پورا کررہے ہیں، میری حکومت تاریخی ابراہم سمجھوتے پر مبنی مشرق وسطی میں مستقل امن قائم کرنے کے لیے کوشش کررہی ہے، اس سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ ابراہم سمجھوتے کے سلسلے میں کوئی نئی پیشرفت ہوسکتی ہے، ممکن ہے اسے غزہ جنگ کے خاتمے سے مشروط کردیا جائے، تاکہ جو نیا فریق سمجھوتے سے وابستہ ہو، اس کی مسلم دنیا میں اچھی امیج برقرار رہے، مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ کیا سعودی عرب ابراہم سمجھوتے سے وابستہ ہونے کے لئے تیار ہو جائے گا؟ خیر وائٹ ہاؤس میں پہلی افطار پارٹی تیونس کے سفارت کاری سیدی سلیمان میلی کو امریکہ کے صدر تھامس جیفرسن نے 1805 میں دی تھی، نئے سرے سے افطار پارٹی دینے کی ابتدا 1996 میں بل کلنٹن نے کی، اس کے بعد سے یہ سلسلہ جاری ہے، بس صرف 2017 میں افطار پارٹی نہیں دی گئی تھی، 11/9 کے بعد بھی وائٹ ہاؤس میں افطار پارٹی ہوتی رہی، جونیئر بش کا ماننا تھا کہ یہ افطار پارٹی ضروری ہے کیونکہ اس سے یہ اشارہ دینے کا موقع ملتا ہے کہ امریکہ کی جنگ دہشت گرد تنظیموں سے ہے اسلام سے نہیں ہے۔

ٹرمپ کے وعدے کے مطابق ابھی تک غزہ میں جنگ بندی نہیں ہوسکی ہے، مذاکرات جاری ہیں اور اسی درمیان اسرائیل کی بربریت اور حیوانیت بھی جاری ہے، ابھی تک جنگ بندی کے امکانات موہوم ہیں، ٹرمپ اسرائیل کی بربریت پر نکیل کس کر غزہ میں جنگ بندی کرانے میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں یا وہ اس جنگ کو مزید طول دیتے ہیں آگے یہ دیکھنا ہوگا۔

بھارت میں ملک کو درپیش معاشی مسائل اور معیشت کے نقصانات پر بات کرنے کے بجائے فرقہ پرستی کو ہوا دیتے ہوئے عوام کو الجھایا جارہا ہے، معاشی عدم استحکام کے باوجود مرکزی حکومت کی جانب سے ان مسائل سے نمٹنے کے بجائے غیر اہم مسائل پر توجہ دی جارہی ہے، اور عوام کو منقسم کرنے کے منصوبے پر عمل کیا جارہا ہے ہندوستان میں وقف بل اورنگزیب اور دیگر فرقہ وارانہ مسائل سے زیادہ اہم مسئلہ ملک کی گرتی معاشی صورتحال ہے لیکن حکومت خاموش ہے، اور خاموشی کے ساتھ ملک کے خالی خزانوں کو بھرنے بیرونی کمپنیوں کو منمانی مراعات کی فراہمی میں مصروف ہے، ایسے مسائل کی پشت پناہی کی جارہی ہے جس سے مسلمانوں سے نفرت میں اضافہ ہو، اسلاموفوبیا کا زور ہو اور مسلمانوں سے زیادہ سے زیادہ نفرت پیدا کی جائے، ان حالات میں اگر امریکہ سمیت پوری دنیا سے اتنی بڑی تعداد میں اسلام قبول کرنے کی یہ رپورٹ آرہی ہے تو یہ غیر معمولی ہے، ہمیں مایوس ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے، متحد ہوکر ہمیں مذہب کے تئیں حساس، مضبوط اور سنجیدہ ہونا ہوگا، اپنے مذہب کی تعلیمات پر خود بھی پورا پورا عمل کرنا ہوگا اور بڑے پیمانے پر اسکی تعلیمات کو عام کرنا ہوگا، برادران وطن تک اسلام کا صحیح اور درست پیغام پہونچانا ہوگا، تاکہ جو لوگ ابھی ہمارے دشمن ہیں یا دشمن بنائے جارہے ہیں وہ لوگ بھی آج نہیں تو کل اسلام کے دامن میں ضرور پناہ لیں گے، لیکن اس سے پہلے ہمیں یہ ضرور سوچنا ہوگا کہ کیا ہم بحیثیت مسلمان اپنی ذمہ داریوں اور اسکے تقاضوں کو پورا کررہے ہیں؟؟؟

(مضمون نگار، معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)
رابطہ: 8099695186

بچیاں: ملت کا سرمایہ اور تربیت کی اولین ترجیح

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

قوموں کی تعمیر کا پہلا زینہ تعلیم ہے اور اگر اس تعلیم کی بنیاد تربیت پر استوار نہ ہو تو پھر وہ علم محض رٹے، اسناد، اور ڈگریوں کا بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔ خاص طور پر جب بات بچیوں کی ہو تو یہ معاملہ اور بھی نازک اور اہم ہوجاتا ہے۔ اس لیے کہ بچیاں صرف ایک فرد نہیں، وہ ایک خاندان کی معمار، نسلوں کی معلم، اور معاشرتی اقدار کی امین ہوتی ہیں۔ ان کی دینی، اخلاقی اور عصری تربیت کسی بھی مہذب اور اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔ اگر بچیاں صحیح خطوط پر تربیت پائیں تو نسلیں سنور جاتی ہیں اور اگر ان کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کی جائے تو اس کا خمیازہ صرف ایک فرد یا خاندان نہیں بلکہ پوری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔

اسلام نے عورت کو عزت و وقار کے اعلیٰ مرتبے پر فائز کیا ہے، اور بچیوں کی پرورش و تربیت کو والدین کے لیے ایک دینی فریضہ قرار دیا ہے۔ قرآن کی آیات ہوں یا نبی اکرم ﷺ کی احادیث، ہر جگہ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک، ان کی تعلیم و تربیت اور ان کے حقوق کا تذکرہ ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، انہیں تعلیم دے اور ان کی پرورش کرے، تو وہ اس کے لیے جنت کا سبب بنیں گی۔" یہ حدیث ہمیں ایک واضح پیغام دیتی ہے کہ بچیوں کی تعلیم و تربیت صرف ایک سماجی ضرورت نہیں، بلکہ دینی ذمہ داری بھی ہے۔

مگر افسوس کہ ہمارا معاشرہ، جو کہ خود کو اسلامی تہذیب کا علمبردار سمجھتا ہے، اب تک اس بنیادی شعور سے عاری ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت محض ایک آپشن نہیں بلکہ ایک فرض ہے۔ کہیں ثقافتی پابندیاں تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں، تو کہیں جہالت اور فرسودہ روایات بچیوں کو ان کے جائز اور شرعی حق سے محروم رکھتی ہیں۔ اگر کچھ والدین اس شعور کو اپناتے بھی ہیں تو اکثر صرف دنیاوی تعلیم کی طرف توجہ دیتے ہیں، جبکہ دینی تعلیم کو محض نماز روزے کی سطح تک محدود کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً ہم ایسی نسل تیار کرتے ہیں جو بظاہر مہذب، تعلیم یافتہ اور باشعور دکھائی دیتی ہے، مگر اس کی بنیاد میں اسلامی اقدار کا فقدان ہوتا ہے۔

آج کا دور فتنوں کا دور ہے، جہاں سوشل میڈیا، فحاشی، مغربی تہذیب کی یلغار، اور عورت کی آزادی کے نام پر بے راہ روی عام ہے۔ ایسے میں اگر ہماری بچیاں دینی شعور سے بہرہ مند نہ ہوں، شریعت کی روشنی میں سوچنے سمجھنے کی عادت نہ رکھیں، تو وہ ان فتنوں کا آسان شکار بن جائیں گی۔ صرف عصری تعلیم بچیوں کو تحفظ نہیں دے سکتی۔ اس کے لیے ان کے دل میں خوف خدا، علم دین، اور کردار کی پختگی پیدا کرنا ضروری ہے۔

بچیوں کی تربیت کا آغاز ان کے بچپن سے ہونا چاہیے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ ابھی چھوٹی ہیں، ابھی کھیلنے کودنے کی عمر ہے۔ بچیوں کی تربیت میں ماں کا کردار سب سے زیادہ اہم ہے، مگر خود ماں جب تک تربیت یافتہ نہ ہو، دینی و دنیاوی شعور نہ رکھتی ہو، وہ اپنی بیٹی کو کیا دے سکتی ہے؟ اس لیے سب سے پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ماؤں کی دینی تعلیم و تربیت کی جائے، تاکہ وہ اپنی بچیوں کے لیے بہترین رہنما بن سکیں۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قوم کی بچیوں کو محض ڈاکٹر، انجینئر، یا بینکر بنانے پر اکتفا نہ کریں، بلکہ انہیں ایسی صاحبِ کردار مسلمان عورتیں بنائیں جو دنیا کے ہر میدان میں قدم رکھیں، مگر اپنی پہچان، اپنی تہذیب، اور اپنی شریعت کے دائرے سے باہر نہ نکلیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ان کی تربیت ایسے ماحول میں ہو جہاں اسلامی اخلاقیات، دینی اصول، اور عصری تقاضے باہم مربوط ہوں۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی دینی تربیت میں اسلامی اداروں، مدارس، اور تربیتی کیمپوں کا بھی کلیدی کردار ہے۔ ایسے ادارے جو لڑکیوں کی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں دنیاوی شعور بھی دیتے ہیں، وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ صرف اسکول کی فیس بھرنے پر مطمئن نہ ہوں، بلکہ یہ دیکھیں کہ ان کی بیٹی کو کیسا علم دیا جارہا ہے، کس قسم کا ماحول میسر ہے، اور وہ کس قسم کی شخصیت میں ڈھل رہی ہے۔ اسلامی معاشرے کی ایک خاص پہچان یہ ہے کہ وہاں عورت کو عزت کے ساتھ علم و شعور دیا جاتا ہے، نہ کہ آزادی کے نام پر بے لگام کر دیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں عورت کی آزادی کے نام پر جو کچھ ہورہا ہے، وہ دراصل اس کی ذمہ داریوں سے فرار ہے۔ اسلامی تعلیم عورت کو صرف حقوق نہیں دیتی، بلکہ اس کے لیے ایک پاکیزہ، باوقار، اور متوازن کردار متعین کرتی ہے۔ یہی کردار ہم اپنی بیٹیوں کے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں، تاکہ وہ نہ صرف ایک اچھی بیٹی، ماں، اور بہن بنیں، بلکہ ایک باکردار مسلمان شہری بھی بن سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم نے آج اپنی بچیوں کی دینی تربیت کو نظر انداز کیا تو کل ہم خود اپنے ہاتھوں سے ایسی نسل تیار کریں گے جو نہ ہمیں پہچانے گی، نہ اپنے دین کو، نہ اپنے خاندان کو۔ وہ نسل جو اپنی شناخت کھودے، وہ پھر دوسروں کی تقلید میں فنا ہو جاتی ہے۔ ہمیں ایسے ادارے، ایسے نصاب، اور ایسے تربیتی ماڈلز تیار کرنے ہوں گے جو ہماری بچیوں کو دنیا کے میدان میں کامیاب بنائیں، مگر دل میں دین کی روشنی لے کر۔ اسلام نے بچیوں کو بوجھ نہیں، رحمت قرار دیا ہے۔ آج ضرورت ہے کہ ہم اس رحمت کی قدر کریں، ان کی تعلیم و تربیت پر سرمایہ کاری کریں، اور انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ آنے والی نسلوں کی سچی رہنما بن سکیں۔ اگر ہم نے یہ کرلیا تو یقینا وہ وقت دور نہیں جب ہمارے معاشرے کی ہر بیٹی فاطمہؓ، عائشہؓ، اسماءؓ اور رابعہ بصریؒ کی سچی وارث بنے گی۔ اور جب قوم کی بیٹیاں ایسی ہوں، تو قوموں کے مقدر بھی سنور جاتے ہیں۔

یہی پیغام وقت کا تقاضا ہے، اور یہی ہمارا دینی و ملی فریضہ بھی۔ ہمیں یہ فریضہ ادا کرنا ہے، دل سے، اخلاص سے، اور مسلسل محنت کے ساتھ۔ تبھی جا کے ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے اپنی بیٹیوں کو وہ حق دیا جو اسلام نے ان کے لیے مقرر کیا تھا، اور ہم نے اپنے کل کو اپنے آج میں محفوظ کرلیا۔

صدر جمعیۃ الاقلیۃ المسلمۃ الھندیہ،
لکھنؤ، رابطہ نمبر 8175818019

XXXXXX

وقف ترمیمی قانون پر سماعت کے وقت مسلح کپل سبل

ذکی نور عظیم ندوی۔ لکھنؤ

سپریم کورٹ میں سیکڑوں وکیل اور درخواست گزاروں کی موجودگی میں دو بج کر آٹھ منٹ پر سماعت کی شروعات۔ اور چیف جسٹس کھنہ کا پہلا سوال "کیا یہ بہتر ہوگا کہ معاملہ ہائی کورٹ بھیج دیا جائے؟ معقول سوال لیکن بنیاد بہت خطرناک، اسے ہائی کورٹس بھیجنے سے لڑائی بکھر جاتی عدالت میں بڑی طاقت بن ایک ساتھ گونج رہی 73 درخواستیں ٹکڑوں میں بکھر جاتیں۔ لیکن تھوڑے توقف کے بعد، آبروئے عدل وانصاف کمزوروں، مظلوموں اور اقلیتوں کی مضبوط آواز اور مرد جمہوریت کپل سبل اٹھے، اس طرح وہ خاموشی ٹوٹی اور وہ گویا ہوئے۔

"مائی لارڈ، یہ وقف کی زمین کا مسئلہ نہیں۔ اسلام کی روح کی شناخت کا مسئلہ ہے۔ یہ ہماری مساجد، قبرستانوں، مدرسوں کی حفاظت کا معاملہ ہے۔ اور سب سے اہم یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 25، 26، 29، اور 30 کی حفاظت کا معاملہ ہے۔ اسے ہائی کورٹ بھیج کر ٹکڑے نہ کیجیے۔ یہ انصاف کا مسئلہ ہے اسے یہیں سنیے اور یہیں فیصلہ کیجیے۔" پوری عدالت میں سناٹا۔

تھوڑی دیر میں بحث سب سے اہم اور متنازعہ حصہ یعنی دفعہ (3 آر) وقف بائی یوزر پر پہنچی اور پھر سنجیدگی ومتانت اور اعتماد سے بھرپور آواز ججز اور دیگر لوگوں کے کانوں سے ٹکرائی اور لوگوں کے دل ودماغ کو جھنجھوڑ کر دم لیا" کہ وہ زمین ہے جس پر صدیوں سے لوگ نماز پڑھتے، دعائیں کرتے، تعزیت پڑھتے، قبریں بناتے آئے ہیں اگر وہ حکومت کے ریکارڈ میں نہیں ہے تو اب وہ وقف نہیں مانی جائے گی؟ کیا تاریخ کو صرف ریکارڈز کا محتاج بنا دیا جائے گا؟ کیا دعاؤں کا کوئی دستاویز ہوتا ہے؟ کیا مزار پر چڑھائی جانے والی چادر کا کوئی رجسٹریشن ہوتا ہے؟" پھر دفعہ 107 پر عدل وانصاف اور حقوق واختیارات کی بنیادوں کو منہدم کرنے والی شق کہ اس قانون کے مطابق اگر کوئی ۱۲ سال سے کسی وقف زمین پر قابض ہے، تو اب اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ کیا اب قبضہ ہی انصاف ہے؟ کیا جو مسجد کل تک آپ کی تھی، آج اگر کوئی اسے دبا لے، اور آپ بول نہ سکیں، تو وہ مسجد اب آپ کی نہیں؟ کیا انصاف کی بھی ایکسپائری ڈیٹ ہوتی ہے"۔ بینچ کا ایک حد تک اعتراف کہ کچھ دفعات کو لے کر آئینی تشویش بجا، لیکن یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ہر معاملے کو 'ورثہ' نہ مان لیا جائے۔ لیکن مجاہد عدل وانصاف اور مظلوموں کی بھرائی ہوئی آواز خاموش نہیں بلکہ فریادرس کہ "قبرستان، مسجد، مدرسہ یہ ورثہ نہیں، ذمہ داری ہیں۔ یہ عمارتیں نہیں، ہماری عبادت ہیں اور ان پر ہمارا حق ہے یہ ہم سے کوئی کلکٹر یا رجسٹرار نہیں چھین سکتا۔"

اور اس طرح کورٹ میں موجود لوگوں نے انصاف کی سانسیں سنیں، ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح یہ اوپر والے پر بھروسہ کرکے اس قدر اعتماد سے لبریز ہے اور اسے یقین ہے کہ اصل انصاف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ کہہ رہے ہیں: "بس ہمیں سنا جائے اور صحیح فیصلہ ہوجائے" وہ حق کے لئے مسلح ہوکر آیا تھا لیکن اس کے ہتھیار دستاویزات تھے، دلیلیں تھیں، ملک کا آئین اور اس کی شقیں اور سپریم کورٹ کے پرانے فیصلے تھے۔

zakinoorazeem@gmail.com

الحاج باباجی کی آمد پر مکن پور میں نعتیہ شعری نشست

کانپور (پریس ریلیز) معروف ادبی تنظیم بزم شاہین کے چیرمین الحاج باباجی کی مکنپور آمد سید عروج اختر کیف مکنپوری کی رہائش گاہ پر مولانا سید فیروز اختر جعفری المداری کی صدارت میں ایک نعتیہ شعری نشست کا انعقاد ہوا جس نظامت نعمان مکنپوری نے کی جبکہ مہمان خصوصی معید رہبر لکھنوی رہے۔

الحاج باباجی نے کہا کہ مکنپوری کی سرزمین اولیاءاللہ کی سرزمین ہے اور جو یہاں آتا ہے اسے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے

مانا کہ خوب تر ہے سبھی انبیاء کا رنگ
لیکن ہے بے مثال گل آمنہ کا رنگ
معید رہبر لکھنوی

بے سہاروں کے والی مدار جہاں
دیکھئے خستہ حالی مدار جہاں
کیف مکنپوری

وہ کہاں بے آسرا ہیں سر سے لیکر پاؤں تک
جو غلام مصطفی ہیں سر سے لیکر پاؤں تک
نعمان مکنپوری

ان کے علاوہ عاصم مکنپوری، پپلو لکھنوی، حافظ امیر عنبر نے کلام پیش کیا۔شرکاء میں خوشنود اختر، سید ریاض احمد کے نام شامل ہیں ۔میزبان کیف مکنپوری نے شکریہ ادا کیا۔

دیہی خواتین کو 'رورل میسن ٹریننگ' پروگرام میں بنایا جارہا ہے ہنرمند

خواتین بھی مردوں کے ساتھ ساتھ مضبوط مکانات کی تعمیر میں دے رہی ہیں اپنا تعاون

لکھنؤ (ایجنسی): وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی دوراندیش قیادت میں، ریاستی حکومت اب خواتین کی طاقت کو دیہات میں مکانات کی تعمیر کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنانے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ رورل میسن ٹریننگ پروگرام کے تحت دیہی میسن بالخصوص خواتین کو تربیت دی جا رہی ہے اور ان کی صلاحیتوں اور کارکردگی کو نئی بلندیوں تک لے جایا جارہا ہے۔یہ مہم نہ صرف روزگار کے نئے دروازے کھول رہی ہے بلکہ خواتین کو بااختیار بنانے اور خودانحصاری کی ایک نئی کہانی بھی لکھی جارہی ہے۔اس میدان میں جس پر پہلے مردوں کا غلبہ تھا، اب خواتین بھی اپنی مہارت سے اپنی پہچان بنا رہی ہیں۔ یہ پہل بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے برابری اور ترقی کے خوابوں کو پورا کرنے میں بھی حصہ ڈال رہی ہے۔ رانی مسٹریس کے ذریعے ریاست کے دیہی علاقوں میں خواتین کی طاقت مضبوط ہو رہی ہے۔ پردھان منتری آواس یوجنا۔گرامین اور مکھیا منتری آواس یوجنا۔گرامین کے تحت تعمیر کیے جانے والے مکانات کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے، دیہی ترقی کے محکمے نے اب تک 45,000 سے زیادہ مرد مستریوں کے ساتھ ساتھ 7,017 خواتین (رانی مستری) کو تربیت دی ہے۔

یہ پہل ناری شکتی کو آگے لارہی ہے جہاں اب خواتین بھی مردوں کے ساتھ کندھا ملا کر کام کررہی ہیں تاکہ مضبوط مکانات کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ انہیں مناسب تربیت دی جا رہی ہے، جس کے بعد ان رانی مستریوں کو سرٹیفیکیشن مل جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ بڑے بڑے تعمیراتی منصوبوں اور ایجنسیوں میں نوکریاں حاصل کررہی ہیں، اور بہتر اجرت بھی حاصل کررہی ہیں۔ دیہی علاقوں میں ہنرمند میسن کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے، یہ تربیت نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (NSDC) کے رورل میسن کوالیفیکیشن پیک (QP) کے مطابق منعقد کی جا رہی ہے۔ جولوگ پہلے سے چنائی کا کام کررہے ہیں ان کو 15 دن کی جامع تربیت دی جاتی ہے، اور نئے تربیت پانے والوں کو 45 دن کی جامع تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت نہ صرف تکنیکی مہارتیں سکھاتی ہے بلکہ تعمیراتی کام کو تیز کرنے اور اس کے معیار کو بہتر بنانے میں بھی مدد دیتی ہے۔ رانی مستری کی تربیت خواتین کو بااختیار بنانے کی جانب ایک انقلابی قدم ہے۔ اس میدان میں جس پر پہلے مردوں کا غلبہ تھا، اب خواتین بھی اپنی مہارت سے اپنی پہچان بنارہی ہیں۔ یہ تربیت انہیں مالی طور پر خودکفیل بنارہی ہے اور ان کے خاندان کی ترقی میں حصہ ڈال رہی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے افراد، خاص طور پر خواتین، جن کی شناخت محکمہ دیہی ترقی کے ذریعے کی گئی ہے، کو اس موقع سے جوڑا جارہا ہے، جو دیہی معیشت کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔تربیت یافتہ مستریوں کی تعداد میں اضافے سے تعمیراتی کام میں تیزی آئی ہے۔

لوگوں کو مقامی سطح پر روزگار کے نئے مواقع مل رہے ہیں۔ان ہنرمند مکینکس کی خدمات نہ صرف سرکاری اسکیموں میں بلکہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی مانگ میں ہیں، جس سے ان کی آمدنی میں خاطرخواہ اضافہ ہوتا ہے۔نیز، تربیت یافتہ مستریوں کی شمولیت سے گھروں کے معیار میں بہتری آئی ہے، جس سے دیہی خاندانوں کے لیے محفوظ اور پائیدار رہائش کو یقینی بنایا گیا ہے۔ دیہی میسن ٹریننگ دیہی خاندانوں کی ہمہ گیر ترقی کے وزیر اعلیٰ یوگی کے وژن کی طرف ایک اہم قدم ہے۔خواتین کی طاقت کو سامنے لاکر، یہ اسکیم نہ صرف مکانات کی تعمیر کو مضبوط کررہی ہے بلکہ دیہی خواتین کو اعتماد اور عزت بھی دے رہی ہے۔

الفا کانونٹ اسکول رائے بریلی میں سالانہ تقریب کا انعقاد

رائے بریلی (ایجنسی) الفا کانوینٹ اسکول سلون نے ایک عظیم الشان سالانہ فنکشن کا انعقاد کیا۔جس میں اسکول کے بچوں نے ہندوستان کی مختلف ریاستوں سے ثقافتی پروگراموں میں حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز اسکول کے مہمان خصوصی، ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکول (ڈی آئی او ایس) این ایل گپتا، ڈسٹرکٹ اکنامکس اسٹیٹسٹکس آفیسر پنالال، اسکول کے ڈائریکٹر ڈاکٹر جاوید خان نے چراغ روشن کرکے کیا۔ پرگیہ اور ویسنوی نے ویلکم ڈانس، استقبالیہ گیت میں نمرہ اور استقبالیہ تقریر میں کستوری، زینب اور رونق نے حصہ لیا اور اپنی پرفارمنس سے سب کا شاندار استقبال کیا۔

یاشیکا گروپ نے گانا چک ڈوم ڈوم پر شاندار پرفارمنس دی اور علی گروپ نے قوالی بھر دے جھولی میری پر شاندار پرفارمنس دی۔ کشف اختر نے سولو ڈانس کرکے سب کو لطف اندوز کردیا۔ اسی طرح عثمان علی، پرانشو گروپ، عالیہ گروپ، آرادھیا گروپ، ریشما گروپ اور سنیش گروپ نے اپنی بہترین پرفارمنس دی۔تقریر میں اکھل موریا، سولو ڈانس میں کستوری یادیو، گانے بنجارہ میں افضل، گانے تو ہے تو میں پر آیان صدیقی اور سولو ڈانس میں وکاس سونی نے شاندار پرفارمنس دی۔امتحان میں، کلاس 5 A میں امرتا اگرہری فرسٹ ڈویژن میں، رشبھ سکنڈ ڈویژن میں اور عبدل نے تیسرے ڈویژن میں پاس کیا، جب کہ کلاس 5 B میں سورنیش دیو فرسٹ، ہرشیت جایسوال سکنڈ ڈویژن اور اوم پرکاش تیسرا مقام حاصل کیا۔امتحان میں کامیاب ہونے والے تمام بچوں کو اسکول کے مہمان خصوصی ڈی آئی او ایس این ایل گپتا اور اسکول کے ڈائریکٹر ڈاکٹر جاوید خان نے نتائج، تمغے اور کیپ دے کر اعزاز سے نوازا۔منتخب طلباء کو سکول منیجر شعیب احمد خان نے شیلڈ، کپ، میڈل اور کیپس سے نوازا۔اس موقع پر ڈاکٹر زبیر ترجمان (ڈی آئی بی ٹی)، گربچن سنگھ، ڈاکٹر اعظم، دنیش موریہ، سریندر سنگھ، دھرم سنگھ، سادھنا میڈم، سماجی کارکن عرفان صدیقی، چیئرمین شیکھر رستوگی وغیرہ موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت اطہر سرا ور کشیپ میم، طالبات اینجل، کوشیکی، عمیزا، زینب، عالیہ، کستوری، نیئر اور انا میکا نے کی۔ پروگرام میں سکول کے تمام اساتذہ موجود تھے۔

ڈیزل چور گروہ کے پانچ افراد گرفتار

رائے بریلی (ایجنسی): گروبخش گنج پولس نے چوروں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے۔ جو ہوٹلوں اور ڈھابوں پر کھڑی گاڑیوں سے ڈیزل چوری کی وارداتیں کرتے رہے ہیں۔ گرفتار ملزمان سورج سنگھ، محمد آزاد، اکشے یادو، انکور سنگھ اور انکش سنگھ امیٹھی ضلع کے منشی گنج تھانہ علاقے کے رہنے والے ہیں۔جس میں آزاد کے خلاف دو، انکور کے خلاف چار اور سورج سنگھ کے خلاف ایک درجن مقدمے پہلے سے درج ہیں۔ پولیس نے ان سے تقریباً 70 لیٹر چوری شدہ ڈیزل، خالی کنٹینر اور جرم میں استعمال ہونے والی ایک کار بھی برآمد کی۔ پولیس نے ان تمام کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے انہیں عدالتی تحویل میں بھیج دیا ہے۔

اترپردیش کے بیشتر اضلاع میں اگلے تین دنوں تک بارش اور طوفان کا الرٹ

لکھنؤ (ایجنسی): اترپردیش میں گرمی کے درمیان موسم میں تبدیلی کے آثار ہیں۔ بھارتی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ریاست کے کئی اضلاع میں گرج چمک، بارش اور آسمانی بجلی گرنے کا الرٹ جاری کیا ہے۔ 18 اور 19 اپریل کو ریاست کے مشرقی اور مغربی حصوں میں موسم کے خراب ہونے کی توقع ہے۔موسم میں تبدیلی ربی کے کسانوں کو متاثر کرسکتی ہے۔اب بھی کسانوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنی گندم کی فصل کی کٹائی مکمل نہیں کی۔ ایسے میں گندم، سبز چنے اور چنے کی فصلوں کو بے وقت شدید بارشوں سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ساتھ ہی مکئی اور آم کی فصلوں کو طوفان سے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق سون بھدر، چندولی، وارانسی، غازی پور، ماؤ، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتا پور، بلیا، دیوریا، گورکھپور، کبیرتی، سانگر، سانگر میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔خلیج بنگال میں بننے والے سسٹم کی وجہ سے اترپردیش میں تیز بارش اور طوفان کا امکان ہے۔محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ 18 اور 19 اپریل کو مشرقی اترپردیش میں 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرج چمک اور تیز ہواؤں کے ساتھ تیز بارش ہوسکتی ہے۔مغربی اترپردیش میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہواؤں کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ طوفان کی بھی توقع ہے۔اس دوران گرم راتوں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ 16 اپریل تک گزشتہ 24 گھنٹوں میں ریاست کے کسی بھی علاقے میں رات کے درجہ حرارت میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ تاہم، کانپور اور مرادآباد ڈویژنوں میں درجہ حرارت معمول سے نمایاں طور پر زیادہ معمول سے زیادہ) تھا۔اسی وقت، گورکھپور، بریلی، آگرہ، اور میرٹھ ڈویژن میں درجہ حرارت معمول سے تھوڑا زیادہ تھا۔ریاست کے باقی حصوں میں، درجہ حرارت معمول کی حد کے اندر رہا۔ ریاست میں اب تک کا سب سے کم درجہ حرارت 20.0 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔محکمہ موسمیات کی جانب سے طوفان اور بارش جیسی صورتحال کے حوالے سے وارننگ جاری کی گئی ہے۔ درحقیقت اس دوران کئی علاقوں میں آسمانی بجلی گرنے کی بھی توقع ہے۔محکمہ موسمیات نے تیز ہواؤں اور آسمانی بجلی گرنے کے امکان کے پیش نظر لوگوں کو محفوظ مقامات پر رہنے اور کھلے میدانوں یا درختوں کے نیچے نہ رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ کسانوں سے فصلوں کے تحفظ کے لیے اقدامات کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔

لوہیا یونیورسٹی میں بائیومیٹرک سسٹم نافذ کیا جائے گا

لکھنؤ (ایجنسی): ڈاکٹر رام منوہر لوہیا لاء یونیورسٹی کے طلباء اب بائیومیٹرک کے بعد ہی کیمپس سے باہر جاسکیں گے۔کیمپس میں ہنگامہ آرائی اور لڑائی کے کئی واقعات کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ نے بائیومیٹرک سسٹم لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔اس میں ہر طالب علم کے فنگر پرنٹ فیڈ کیے جائیں گے۔اس کے بعد طلباء فنگر پرنٹ یا چہرے کی شناخت کے بعد ہی باہر جاسکیں گے۔یہی نہیں طلباء کے کیمپس سے نکلتے ہی ان کے والدین کے موبائل فون پر بھی پیغام بھیجا جائے گا۔لوہیا لاء یونیورسٹی ایک رہائشی یونیورسٹی ہے۔ یہاں زیادہ تر طلباء کیمپس میں بنائے گئے ہاسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔لڑائی اور فسادات کے حالیہ واقعات کے بعد جب کچھ طلباء کے والدین کو کیمپس بلایا گیا تو معلوم ہوا کہ انہیں طلباء کی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔اس پر یونیورسٹی انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر کوئی طالب علم کیمپس سے باہر جاتا ہے تو اس کے والدین کو اس کی اطلاع دینا ہوگی۔ نئے نظام میں طلبہ بائیومیٹرک کے بعد ہی کیمپس سے باہر جا سکیں گے۔ پیغام طالب علم کے والدین تک پہنچ جائے گا۔ 15 اپریل 2025 کو موسیقی بند ہونے پر طلباء نے ہنگامہ آرائی کی اور لڑائی کی۔ 3 مارچ 2025 کو طلباء نے جونیئرز پر حملہ کیا۔ریگنگ کے الزامات بھی لگے۔ستمبر 2024 میں ایک طالبہ نے خودکشی کرلی۔اس کی لاش ہاسٹل کے کمرے سے ملی۔یونیورسٹی کیمپس میں واقع لائبریری رات 12 بجے تک کھلی رہتی ہے۔ بہت سے طلباء لائبریری کے لیے ہاسٹل سے نکل جاتے ہیں، لیکن کئی بار وہ لائبریری نہیں جاتے۔ایسے میں یونیورسٹی انتظامیہ لائبریری اور ہاسٹل سمیت دیگر جگہوں پر ڈیجیٹل سسٹم نصب کرائے گی۔اس کے ساتھ طلبہ کی نقل و حرکت کی مکمل تفصیلات ڈیجیٹل طور پر ریکارڈ کی جائیں گی۔یونیورسٹی کے ترجمان پروفیسر ششانک شیکھر نے کہا کہ وی سی نے یونیورسٹی میں ڈیجیٹل ٹریکنگ سسٹم نصب کرنے کی منظوری دے دی ہے۔اب آلات کی تفصیلات کو حتمی شکل دینے کے بعد جگہ کو نشان زد کیا جا رہا ہے۔ جی ای ایم پورٹل کے ذریعے آلات کی خریداری کا آرڈر جلد ہی جاری کیا جائے گا۔کیمپس میں اگلے سیشن سے نیا سسٹم شروع ہو جائے گا۔اس سے طلباء کی حفاظت میں مزید بہتری آئے گی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ایران مذاکرات کا خواہاں ہے، مجھے فوجی کارروائی کی جلدی نہیں: ٹرمپ

واشنگٹن رتہران (ایجنسی)

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران بات چیت کا خواہاں ہے، اور انھیں تہران کے خلاف فوجی کارروائی کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ٹرمپ نے یہ بات جمعرات کی شام اٹلی کی وزیراعظم جورجیا میلونی سے ملاقات کے دوران کہی۔ جب ان سے امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" کی ایک رپورٹ کے بارے میں سوال کیا گیا، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ انہوں نے ایران کے خلاف اسرائیلی حملہ روک دیا۔تو ٹرمپ نے کہا کہ "میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے حملہ روک دیا، لیکن مجھے اس پر عمل درآمد کی کوئی جلدی نہیں، کیوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایران کے پاس ایک عظیم ریاست بننے کا موقع ہے۔"

"نیویارک ٹائمز" نے بدھ کے روز امریکی انتظامیہ کے عہدے داران اور دیگر ذرائع کے حوالے سے رپورٹ دی تھی کہ امریکی صدر نے ایرانی جوہری تنصیبات پر اسرائیل کی جانب سے ایک مربوط حملے کے منصوبے کی مخالفت کی... اور اس کے بجائے تہران کے ساتھ مذاکرات کو ترجیح دی تا کہ اس کے جوہری پروگرام کو محدود کیا جا سکے۔رپورٹ کے مطابق، اسرائیل نے مئی کے مہینے میں حملے کے لیے منصوبہ تیار کیا تھا، جس کا مقصد ایران کی جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت کو ایک سال یا اس سے زیادہ کے لیے مؤخر کرنا تھا۔ٹرمپ نے مزید کہا کہ "یہ ایک بہت سادہ بات ہے، ہم ان کی صنعت پر قبضہ نہیں کرنا چاہتے، نہ ان کی زمین پر قبضہ چاہتے ہیں۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آپ جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتے"۔صدر ٹرمپ نے اپنی گفتگو کے ایک اور حصے میں کہا: کہ "میں چاہتا ہوں کہ ایران خوشی کے ساتھ اور بغیر ہلاکت زندگی گزارے، میں چاہتا ہوں کہ یہ میرا پہلا انتخاب ہو۔ دوسرا انتخاب ایران کے لیے بہت بُرا ہوگا۔"

انہوں نے مزید کہا "مجھے لگتا ہے کہ ایران بات چیت کرنا چاہتا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ ایسا ہو۔ اگر وہ یہ قدم اٹھاتے ہیں تو یہ ان کے لیے بہت اچھا ہوگا۔ میں ایران کو مستقبل میں خوش حال دیکھنا چاہتا ہوں۔" ٹرمپ نے کہا کہ "میں ایرانی عوام کو جانتا ہوں۔ وہ ایک عظیم قوم ہیں، ہمیشہ ذہین، پُرجوش اور کامیاب ... میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا جس سے کسی کو نقصان پہنچے۔" یاد رہے کہ ٹرمپ نے رواں سال جنوری میں اپنی دوسری مدت صدارت کے آغاز سے ہی ایران کے خلاف "زیادہ سے زیادہ دباؤ" کی مہم دوبارہ شروع کردی تھی اور اس پر پابندیاں سخت کردی تھیں۔دریں اثنا ٹرمپ نے کہا کہ وہ ایران کے ساتھ ایک نیا جوہری معاہدہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسے جوہری ہتھیار بنانے سے روکا جاسکے۔ٹرمپ نے بارہا خبردار کیا ہے کہ اگر کوئی معاہدہ نہ ہوا، تو ایران کو ثانوی پابندیوں بلکہ "بمباری" کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس میں اسرائیل بھی شریک ہوگا۔

واضح رہے کہ ایران اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان پہلی مذاکراتی نشست رواں ماہ 12 اپریل کو عمان کے دارالحکومت مسقط میں منعقد ہوئی۔فریقین نے اسے "تعمیری اور مثبت" قرار دیا۔دوسری نشست کل بروز ہفتہ، 19 اپریل کو اٹلی کے دارالحکومت روم میں ہونی ہے، اس میں بھی عمان ہی ثالث کا کردار ادا کررہا ہے۔دوسری جانب، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ یورپی ممالک کو ایران پر دوبارہ پابندیاں لگانے کے سلسلے میں جلد ایک "اہم فیصلہ" کرنا چاہیے۔ یہ بیان انہوں نے جمعہ کے روز دیا، جب امریکا اور ایران کے درمیان جوہری پروگرام سے متعلق مذاکرات کے دوسرے دور کا آغاز ہونے والا ہے۔روبیو نے پیرس کے قریب لوبورجیے ایئرپورٹ پر یورپی ہم منصبوں سے ملاقات کے بعد کہا کہ "یورپیوں کو جلد ہی ایک بڑا فیصلہ کرنا ہوگا۔ ہمیں توقع ہے کہ جلد ہی بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کی ایک رپورٹ آنے والی ہے، جس میں یہ کہا جائے گا کہ ایران نہ صرف معاہدے کی شرائط پوری نہیں کر رہا، بلکہ وہ جوہری ہتھیار کے حصول کے انتہائی قریب ہے، جتنا اسے سے پہلے کبھی نہ تھا۔"

منی لانڈرنگ معاملہ: جگن موہن ریڈی کی 27 کروڑ سے زیادہ کی جائیداد ضبط

حیدرآباد (ایجنسی): آندھرا پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ وائی ایس جگن موہن ریڈی کو منی لانڈرنگ کے ایک معاملے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ای ڈی کی حیدرآباد یونٹ نے ان کے 27.5 کروڑ روپے کے شیئر اور ڈالمیا سیمنٹس (بھارت) لمیٹڈ (ڈی سی بی ایل) کی 377.2 کروڑ روپے کی زمین کو 'کوئڈ پرو کو' سرمایہ کاری سے جڑے منی لانڈرنگ معاملے میں عارضی طور سے ضبط کرلیا ہے۔اس تعلق سے ڈی سی بی ایل نے کہا ہے کہ ضبط کی گئی ملکیت کی قیمت 793.3 کروڑ روپے ہے۔

قابل ذکر ہے کہ منی لانڈرنگ کا یہ معاملہ 2011 میں سی بی آئی کی طرف سے درج ایف آئی آر سے متعلق ہے، جس میں ڈی سی بی ایل کی جانب سے بھارتی سیمنٹ کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ میں سرمایہ کاری کی گئی تھی۔ یعنی معاملہ درج ہونے کے تقریباً 14 سال بعد ضبطی کی یہ کارروائی ہوئی ہے۔ای ڈی کے مطابق یہ سرمایہ کاری جگن موہن ریڈی کی کمپنیوں میں 95 کروڑ روپے کے پیمنٹ کی شکل میں کی گئی، جس کے بدلے کڈپا ضلع میں 407 ہیکٹیئر کی کانکنی لیز ڈی سی بی ایل کو ٹرانسفر کی گئی۔

اس معاملے میں ای ڈی اور سی بی آئی نے الزام عائد کیا ہے کہ ڈی سی بی ایل اور جگن موہن کے درمیان ہوئے ایک معاہدہ کے تحت رگھورام سیمنٹس لمیٹڈ کے شیئر فرنچ کمپنی پارفیسم کو 135 کروڑ روپے میں فروخت کیے گئے تھے، جس میں سے 55 کروڑ روپے نقدی میں حوالہ کے ذریعہ جگن موہن کو دیے گئے۔سی بی آئی نے 8 اپریل 2013 کو جگن موہن سمیت دیگر ملزمین کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ اور تعزیرات ہند کی دفعات کے تحت چارج شیٹ داخل کی تھی۔

ای ڈی کا کہنا ہے کہ 139 کروڑ روپے حوالہ چینلوں کے ذریعہ جگن موہن کی کمپنیوں کو بھیجے کا منصوبہ تھا، جس میں سے 55 کروڑ کا پیمنٹ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ڈالمیا سیمنٹس نے سیبی کو مطلع کیا کہ انھیں 15 اپریل 2025 کو اٹیچمنٹ کا آرڈر ملا، لیکن اس سے کمپنی کے کام پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ کمپنی نے کہا ہے کہ وہ فیصلے کا تجزیہ کر مناسب قانونی قدم اٹھائے گی۔

رانا سانگا تنازعہ معاملہ میں رام جی لال کیخلاف متھرا کورٹ میں عرضی داخل، 12 مئی کو سماعت

لکھنؤ (ایجنسی): سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن کے ذریعہ راجیہ سبھا میں رانا سانگا سے متعلق دیے گئے بیان کو کئی روز گزر چکے ہیں، لیکن تنازعہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔اب متھرا کے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ میں رام جی لال کے خلاف عرضی داخل کی گئی ہے، جس میں مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ عرضی ورنداون کے کتھاوا چک کوشل کشورٹھاکر نے داخل کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جمعہ کے روز اس معاملے میں گواہی ہونی تھی، لیکن کسی وجہ سے گواہی نہیں ہوسکی۔اب عدالت نے اس معاملے میں 12 مئی کو سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس تعلق سے عرضی دہندہ کتھاواچک کوشل کشورٹھاکر نے بتایا کہ مہارانا سانگا کے لیے نازیبا الفاظ کہنے والے رام جی لال سمن کے خلاف ہم نے ایک عرضی داخل کی تھی، جس پر آج سماعت ہونی تھی۔گواہی کے بعد رام جی لال کے اوپر مقدمہ کرنے کے لیے ہم نے عزت مآب عدالت میں اپیل کی ہے۔اس معاملے میں آج کسی وجہ سے سماعت نہیں ہوسکی، اس کے لیے 12 مئی کی تاریخ دی گئی ہے۔کوشل کشورٹھاکر کا کہنا ہے کہ ’’ہم لوگوں نے اپنی عرضی میں گزارش کی ہے کہ رانا سانگا ہمارے ملک کے قومی ہیرو تھے اور اگر قومی ہیرو کی کوئی بے عزتی کرتا ہے تو وہ سیدھے طور پر ملک کی بے عزتی کرتا ہے۔ایسے اشخاص کے خلاف این ایس اے لگنی چاہیے اور این ایس اے کے تحت کارروائی کرتے ہوئے انھیں جیل بھیجا جانا چاہیے۔‘‘

اسرائیل نے یمن سے داغا گیا میزائل روک لیا

تل ابیب اور بیت المقدس میں خطرے کے سائرن

تل ابیب (ایجنسی): العربیہ نیوز کے نمائندے کے مطابق اسرائیل نے جمعے کے روز یمن سے داغا جانے والا ایک بیلسٹک میزائل فضا میں تباہ کردیا۔ اس سے قبل تل ابیب، بیت المقدس اور ان کے نواح میں خطرے کے سائرن بجائے گئے تھے۔اسرائیلی فوج نے ٹیلی گرام پر بتایا کہ "خطرے کے سائرن بجائے جانے کے کچھ دیر بعد یمن سے آنے والا میزائل اور اس کے علاوہ اسرائیل کی سمت بھیجے گئے راکٹ اور ڈرون طیارے روک دیے گئے۔ نومبر 2023 سے اب تک حوثیوں نے بحیرہ احمر میں جہاز رانی کی راہ داری سے گزرنے والے بحری جہازوں پر ڈرون طیاروں اور راکٹوں کے ذریعے درجنوں حملے کیے۔حوثیوں کا کہنا ہے کہ وہ غزہ کی جنگ پر احتجاجاً اسرائیل کے ساتھ وابستہ جہازوں کو نشانہ بنارہے ہیں"۔

امریکہ نے گذشتہ ماہ حوثیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر فضائی حملے شروع کیے تھے۔ وہ واضح کرچکا ہے کہ جب تک حوثی بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر حملے بند نہیں کرتے، یہ کارروائیاں جاری رہیں گی۔دوسری جانب غزہ کی تازہ ترین زمینی صورت حال کے مطابق، جمعے کے روز فلسطینی شہری دفاع نے اعلان کیا کہ اسرائیلی فضائی حملوں میں 15 افراد جاں بحق ہو گئے، جن میں ایک ہی خاندان کے 10 افراد شامل ہیں۔ فلسطینی شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے "ٹیلی گرام" پر بتایا کہ خان یونس کے مشرقی علاقے بنی سہیلا میں "برکہ خاندان" کے گھر اور اس کے آس پاس کے دیگر گھروں پر اسرائیلی حملے میں 10 لاشیں اور متعدد زخمیوں کو نکالا گیا ہے۔کچھ دیر بعد بصل نے مزید بتایا کہ شمالی غزہ کے علاقے "تل الزعتر" میں دو گھروں سے مزید 5 افراد کی لاشیں نکالی گئیں۔

مارچ کو جنگ بندی کے دو ماہ بعد اسرائیلی فوج نے ایک بار پھر حملے شروع کردیے تھے۔ اس کے بعد سے فضائی بم باری اور زمینی کارروائیوں میں شدت آگئی ہے۔جمعرات کے روز اسرائیلی بم باری میں بھی کم ازکم 40 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔ یہ بات غزہ میں شہری دفاع نے بتائی۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق، اکتوبر 2023 میں اسرائیل کے حملوں کے آغاز سے اب تک غزہ کی پٹی میں کم ازکم 51 ہزار فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان میں اکثریت عام شہریوں کی ہے، جب کہ غزہ کی 24 لاکھ کی آبادی میں زیادہ تر افراد بے گھر ہو چکے ہیں اور علاقہ ایک تباہ کن انسانی بحران کا شکار ہے۔

اسرائیلی فوج کو غزہ میں جنگ کو پھیلانے کا حکم دے دیا گیا

تل ابیب (ایجنسی): ایک اسرائیلی سکیورٹی عہیدار نے تصدیق کی ہے کہ سیاسی قیادت نے اسرائیلی فوج کو غزہ کی پٹی میں اپنی کارروائیوں کو بڑھانے کی ہدایت کی ہے۔ جواب میں حماس نے تبادلے کے معاہدے کو دوبارہ شروع کرنے کی اسرائیلی تجویز کو مسترد کردیا ہے۔ اسرائیلی عہدیدار نے مزید کہا ہے کہ حماس پر زمینی، سمندری اور فضائی دباؤ میں اضافہ ہوگا۔ حماس کے منفی ردعمل کی توقع میں منصوبے جاری ہیں۔

حماس کی جانب سے اس تجویز کو ناممکن قرار دینے کے بعد وزیر خزانہ سموٹریچ اور قومی سلامتی کے وزیر بین گویر نے غزہ میں جنگ کو وسعت دینے اور "جہنم کے دروازے کھولنے" پر زور دیا ہے۔ حماس نے جمعرات کو غزہ کی پٹی میں عارضی جنگ بندی کی اسرائیلی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے جاری جنگ کے خاتمے کے لیے ایک "جامع معاہدے" کی ضرورت پر زور دیا۔ بعدازاں جمعہ کو غزہ میں فلسطینی شہری دفاع کے ترجمان نے جنوبی غزہ کی پٹی میں خان یونس کے قریب رات کے وقت اسرائیلی فضائی حملے میں ایک ہی خاندان کے 10 افراد کی ہلاکت کا اعلان کیا۔ جبالیا میں ڈرون حملے میں عسلیہ خاندان کے 7 افراد شہید اور 13 زخمی ہوگئے۔ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی نے اطلاع دی ہے کہ غزہ میں اس کے ایک دفتر کو دھماکہ خیز مواد سے نقصان پہنچا ہے۔ 24 مارچ کے بعد سے حماس کی تنصیبات کو متاثر کرنے والا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

اسرائیلی فوج نے بدھ کے روز اعلان کیا کہ اس نے غزہ کی پٹی کے تقریباً 30 فیصد حصے کو جدید دفاعی حفاظتی حصار کے طور پر اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے نے 18 مارچ سے اب تک 1,200 فضائی حملے کیے اور 100 سے زیادہ اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد سے غزہ کی تقریباً 2.4 ملین کی زیادہ تر آبادی کم ازکم ایک بار بے گھر ہو چکی ہے۔ 12 بڑی این جی اوز نے خبردار کیا ہے کہ ناکہ بندی کی وجہ سے امدادی نظام مکمل طور پر تباہ ہونے کے خطرے سے دوچار ہو گیا ہے۔ حماس نے کہا ہے کہ اسرائیل بھوک کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کررہا ہے۔ امداد کو روکنا دباؤ ڈالنے کا ٹول ہے اور جنگی جرم ہے۔ غزہ میں تحریک کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ نے کہا ہے کہ جزوی معاہدوں کو نیتن یاہو اور ان کی حکومت سیاسی ایجنڈے کے لیے استعمال کررہی ہے۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔(ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر سماجی انصاف کا راج قائم ہوگا: اکھلیش

2012 سے 2017 تک سماج وادی حکومت کی کئی حصولیابیاں ہیں، سپا نے ریاست کے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے اور اسے ترقی کی راہ پر لے جانے کا کام کیا

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ اگر ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو سماجی انصاف کا راج قائم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سماجی انصاف کی حکمرانی کا قیام اور معاشی عدم مساوات کا خاتمہ دو بڑے چیلنجز ہیں۔ سماج وادی پارٹی کو ان چیلنجوں کا سامنا ہے۔ آنے والے وقت میں ریاست میں سماجوادی حکومت ہوگی۔ ہم سماجی انصاف کے راستے پر چلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے ذریعہ ملک کو دیئے گئے آئین کے دیباچے میں لکھا ہے کہ ہمیں ایک سیکولر، سوشلسٹ اور جمہوری ملک بنانا ہے۔ بابا صاحب کے بنائے ہوئے آئین کے دیباچے میں سوشلزم موجود ہے۔ نیتا جی نے ہمیں سوشلسٹ نظریہ اور سوشلسٹ تحریک کی میراث دی ہے۔ نیتا جی نے سوشلسٹ تحریک کو اس نہج تک پہنچایا، اب نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے کئی سو سال تک آگے لے جائیں۔

جمعہ کو ایک پروگرام میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی حکومت نے 2012 سے 2017 تک کئی بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس نے ریاست کے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے اور اسے ترقی کی راہ پر لے جانے کا کام کیا۔ آج بی جے پی حکومت ایکسپریس وے کی جھوٹی تشہیر کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ کو سمجھ نہیں آ رہی کہ ایکسپریس وے کیا ہے۔ وہ چار لین والی سڑک اور کسی دوسری سڑک کو ایکسپریس وے کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ سماج وادی حکومت نے آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے اس وقت بنایا تھا جب انڈین روڈ کانگریس کے معیارات بھی طے نہیں ہوئے تھے۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے ریکارڈ 23 ماہ میں 323 کلومیٹر کا ایکسپریس وے بنایا تھا۔ آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے 6 لین پر مشتمل ہے۔ اسے آٹھ لین بنایا جا سکتا ہے۔ یہ پہلا ایکسپریس وے ہے جس پر فوج کے لڑاکا طیاروں کو اترنے کے لیے فضائی پٹی بنائی گئی تھی۔ جب ہم نے نیتا جی کے ذریعہ اس کا افتتاح کیا تو ملک کے جدید ترین لڑاکا طیارے سکھوئی اور میراج اترے تھے۔ بعد میں ہرکولیس کو بھی لانچ کیا گیا۔ یہ سوشلسٹوں کا کارنامہ تھا۔ سماج وادی حکومت کے دوران ہی ہم نے پوروانچل ایکسپریس وے شروع کیا، اس کا ڈیزائن بنایا گیا اور زمین خریدی گئی۔ مزید برآں، رن وے کو لڑاکا طیاروں کی ہنگامی لینڈنگ کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں وزیر اعظم ہرکولیس طیارے میں پوروانچل ایکسپریس وے پر اترے۔ آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے کے بعد، NIIAI نے اس کے ڈیزائن کی نقل کی۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ میں نے کئی بار کہا ہے کہ امریکہ نے سڑکیں بنائیں اور سڑکوں نے امریکہ کو بنایا۔ رفتار دوگنی ہو جائے تو معیشت تین گنا ہو جائے گی۔ اگر آپ ایکسپریس وے پر سفر کریں گے جسے بی جے پی حکومت بنا رہی ہے تو آپ کے پیٹ میں درد ہوگا۔ وزیر اعظم نے بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کا افتتاح کیا۔ اس کی دیکھ بھال اب بھی جاری ہے۔ بی جے پی حکومت نے پوروانچل ایکسپریس وے کو ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھایا۔ اگر اسے غازی پور سے آگے بلیا سے جوڑا جاتا تو یہ بہار سے جڑ جاتا اور اتر پردیش کو دنیا کا سب سے بڑا ایکسپریس وے مل جاتا۔ اس کے ساتھ ہی سماج وادی حکومت کے دوران بچوں میں لیپ ٹاپ تقسیم کیے گئے۔ جو لیپ ٹاپ دیے گئے وہ اب بھی کام کر رہے ہیں۔ لکھنؤ، کانپور، آگرہ، نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا میں میٹرو فراہم کی گئی۔ اس حکومت نے کوئی میٹرو نہیں دی۔ لکھنؤ میں میٹرو کے کام کو آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔ سماج وادی حکومت کے دوران ہم نے وارانسی میں بھی میٹرو فراہم کی تھی لیکن وزیر اعلیٰ نے وارانسی میں وزیر اعظم کے علاقے میں میٹرو بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وہ اپنے آبائی ضلع گورکھپور میں بھی میٹرو نہیں بنا سکے۔ بی جے پی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد وزیر اعلیٰ نے پوروانچل ایکسپریس وے کے معیار کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ ایکسپریس وے کا میڈیم کم کر دیا گیا۔ بازار نہیں بنائے گئے۔ کوالٹی کو صرف سستا نظر آنے کے لیے خراب کیا گیا۔ حفاظت اور سلامتی کے ساتھ کھیلا۔ گورکھپور لنک ایکسپریس وے 90 کلومیٹر سڑک 50 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائی جا رہی ہے۔ 7 ہزار کروڑ۔ آج بھی اس کی تعمیر میں غیر قانونی سرگرمیاں جاری ہیں۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کا واحد کارنامہ پکوڑا اور بھگوڑا ہے۔ نوکریوں کے نام پر نوجوانوں کو پکوڑے تلنے کا کام مل گیا اور کئی لوگ بینکوں سے پیسے لے کر بھاگ گئے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے صحت اور تعلیم کا نظام تباہ کر دیا ہے۔ میڈیکل کالج برباد ہو گئے۔ وہاں کافی عملہ نہیں ہے۔ کوئی تکنیکی عملہ نہیں ہے۔ علاج دستیاب نہیں ہے۔ شاہجہاں پور، جونپور، اعظم گڑھ سمیت کئی دوسرے میڈیکل کالج ہیں جن میں سہولیات نہیں ہیں۔ راجدھانی لکھنؤ کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ اور کے جی ایم یو کی حالت خراب ہے۔ ٹراما سینٹر میں دلال دندناتے پھرتے ہیں۔ غریبوں کو علاج نہیں مل رہا۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ جو تاریخ صحیح سمت نہیں دکھا سکتی اور سماج میں تقسیم پیدا کرتی ہے اسے تاریخ کے طور پر رہنے دیا جانا چاہئے۔ ہم نے پارٹی رہنماؤں سے کہا ہے کہ وہ کوئی مذہبی تبصرہ نہ کریں۔ ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے منفیت پیدا ہو۔ بی جے پی کا مقصد بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی اور کسانوں کے مسائل جیسے مسائل سے توجہ ہٹانا ہے۔ آج دنیا جانتی ہے کہ ہندوستان میں جمہوریت خطرے میں ہے۔ منفی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہاں کے گھروں پر بلڈوزر چل رہے ہیں۔ سیاسی لوگوں کو جھوٹا پھنسایا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے 100 با اثر افراد کی فہرست میں ہندوستان کا ایک بھی شخص شامل نہیں ہے۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ آزادیٔ صحافت، مساوات کی فہرست، بھوک کی فہرست میں ہندوستان کہاں کھڑا ہے۔ ڈالر کے مقابلے میں روپیہ کہاں کھڑا ہے؟ اس کے لیے بی جے پی حکومت ذمہ دار ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں اقلیتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ اب جین برادری پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ ان کی زمینوں پر بھی قبضے کیے جا رہے ہیں۔ بی جے پی کو جہاں بھی زمین نظر آتی ہے، وہ اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے لگتی ہے۔ بی جے پی سیاسی فائدے کے لیے نام بدلتی ہے لیکن کام روک دیتی ہے۔ بی جے پی ترقی مخالف ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ آئین اور قانون کہتا ہے کہ اگر کوئی کسی کو دھمکی دیتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ لیکن بی جے پی کی حکومت میں ملک قانون اور آئین سے نہیں چل رہا ہے۔ بی جے پی آئین کو نہیں مانتی۔ گولی مارنے یا دیگر دھمکیاں دینے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ یہ دھمکیاں بی جے پی نے دی ہیں۔ اس لیے کارروائی نہیں ہو رہی۔ جب میں مندر گیا تو اسے گنگا کے پانی سے دھویا۔ کیا یہ آئین میں ہے؟

بی جے پی کی حکومت قانون اور آئین کے مطابق نہیں چل رہی ہے۔ اسی لیے فرضی انکاؤنٹر میں اتر پردیش پہلے نمبر پر ہے۔ پولیس حراست میں ہونے والی اموات میں یہ پہلے نمبر پر ہے۔ بی جے پی حکومت سیاسی مخالفین، مسلمانوں اور اب جین برادری کے خلاف انتقامی جذبے کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ممبئی میں جین مندر منہدم کر دیا گیا۔ یہ حملہ مدھیہ پردیش میں ہوا۔ بی جے پی دوسروں کو بدنام کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ جو لوگ ون نیشن ون الیکشن کی بات کرتے ہیں وہ اپنا صدر منتخب نہیں کر پا رہے ہیں۔ بی جے پی میں سب سے زیادہ اقربا پروری ہے۔ بی جے پی کا ایک خاندان ہے جو بہت خطرناک ہے۔ بی جے پی اقربا پروری سے بھری ہوئی ہے۔ بی جے پی دوسروں کو بدنام کرتی ہے۔ اسے اپنی فیملیزم نظر نہیں آتی۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی سب سے بڑی ذات پرست پارٹی ہے۔ وہ ذات کے مطابق فیصلے کرتی ہے۔ وائس چانسلرز کی تقرری، ڈی جی پی کی تقرری اور افسران کی تقرری میں ذات پرستی نظر آتی ہے۔ سوشلسٹ کبھی ذات پرست نہیں ہوتے۔ سوشلسٹ سب کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ ہم پی ڈی اے کے ساتھ متحد ہو کر ناانصافی اور ظلم کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ مظلوم اور ناخوش لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جا رہی ہے۔ سوشلسٹ لوگ پسماندہ، دلتوں اور اقلیتوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ وہ ان کی جنگ لڑ رہی ہے۔ بی جے پی ایک لینڈ مافیا پارٹی ہے۔ اس کی نظریں لوگوں کی زمینوں پر ہیں۔ یہ ان زمینوں کو چھیننا چاہتا ہے۔ ایک شخص کے پروگرام میں خلل ڈالنے پر مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی والوں کے لیے پروگرام میں رکاوٹ ڈالنا ٹھیک نہیں ہے۔ بی جے پی کے لوگ غیر جمہوری ہیں۔ یہ ہے ان کا رویہ، کردار اور چہرہ۔

پولس و پی اے سی کی موجودگی میں لوک بندھو اسپتال کے سامنے چلائی گئی انسداد تجاوزات مہم

لکھنؤ (ایجنسی): لکھنؤ میونسپل کارپوریشن نے جمعرات کو لوک بندھوا سپتال کے سامنے واقع عارضی دکانوں سے تجاوزات ہٹانے کے لیے کارروائی کی۔ یہ کارروائی لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی کانپور روڈ اسکیم کے تحت لوک بندھو چوراہے کی خوبصورتی اور دوبارہ ترقی کے کام کے تحت کی گئی۔ یہ مہم میئر سشما کھروال اور میونسپل کمشنر اندرجیت سنگھ کی ہدایت پر شروع کی گئی تھی۔ اس دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے بڑی تعداد میں پولیس فورس، خواتین پولیس اور پی اے سی اہلکاروں کو تعینات کیا گیا۔ انتظامیہ کے مطابق تجاوزات ہٹانے سے قبل دکانداروں کو نقل مکانی کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اس کارروائی میں زون 8 کے زونل آفیسر اجیت رائے، ٹیکس سپرنٹنڈنٹ سریندر سنگھ، ریونیو انسپکٹر دیوی شنکر دوبے، اے ای او دھیش سنگھ اور ایل ڈی اے کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔ ساتھ ہی کارروائی کے دوران کسی قسم کا کوئی احتجاج دیکھنے میں نہیں آیا اور مہم پر امن طریقے سے مکمل کی گئی۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ قدم نہ صرف ٹریفک نظام کو ہموار کرنے کے لیے اٹھایا گیا ہے بلکہ لوک بندھو چوراہے کو ایک جدید اور منظم شکل دینے کی سمت میں بھی اہم ہے۔ ایل ڈی اے کی طرف سے جاری کردہ معلومات کے مطابق، مالی سال 2024-25 میں چوراہے کی تعمیر نو اور جگہ سازی کے کاموں کے لیے 50.60 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس اسکیم میں چوراہوں کی دوبارہ ڈیزائننگ، سبز جگہوں کی تخلیق، فٹ پاتھوں کو چوڑا کرنا، جدید اسٹریٹ لائٹنگ اور دیگر عوامی سہولیات کی ترقی شامل ہے۔ مقامی رہائشیوں اور راہگیروں نے اس اقدام کو سراہا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے یہ علاقہ مزید منظم، محفوظ اور خوبصورت ہو جائے گا۔

اتر پردیش میں مجرم بے خوف، رام پور میں دلت لڑکی کے ساتھ درندگی

یوپی میں دلت بیٹیوں کے خلاف بڑھتے جرائم پر راہل گاندھی کا اظہار تشویش

لکھنؤ (ایجنسی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اتر پردیش کے رام پور میں دلت برادری کی 11 سالہ معذور لڑکی کے ساتھ غیر انسانی جنسی زیادتی پر بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے یوپی میں بیٹیوں اور دلتوں کے خلاف بڑھتے جرائم پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے ٹویٹر پر پوسٹ کیا اور لکھا، "اتر پردیش کے رام پور میں 11 سالہ دلت لڑکی کے ساتھ جو ظلم اور بربریت کی گئی وہ انتہائی شرمناک اور چونکا دینے والی ہے۔" یوپی میں لگاتار ہو رہے اس طرح کے جرائم صاف ثابت کرتے ہیں کہ بی جے پی حکومت میں دلت بالخصوص بیٹیاں مکمل طور پر غیر محفوظ ہیں۔

انہوں نے مزید لکھا کہ یہ بی جے پی کی دلت اور خواتین مخالف ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ مجرم امن و امان سے بے خوف ہیں اور متاثرین بے بس ہیں! آخر کب تک اتر پردیش کی بیٹیاں اس طرح کی بربریت کا شکار ہوتی رہیں گی؟ انتظامیہ سے ایک سادہ سا مطالبہ ہے کہ مجرم کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور متاثرہ لڑکی اور اس کے خاندان کو جلد از جلد انصاف فراہم کیا جائے۔

قابل ذکر ہے کہ رام پور ضلع کے سیفنی تھانہ علاقے میں 11 سالہ معذور لڑکی کو پیسے کا لالچ دے کر زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق لڑکی کو میرٹھ ریفر کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزم کو ٹانگ میں گولی مار کر لنگڑا کرنے کے بعد آدھے مقابلے میں گرفتار کر لیا۔ جمعرات کو ملزم دان سنگھ کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں سے اسے عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا گیا۔ رام پور پولیس کے مطابق، لڑکی منگل کو اپنی بہن کے ساتھ گاؤں کے مضافات میں گائے کے گوبر کی کیک لینے گئی تھی۔ لڑکی پیچھے رہ گئی۔ بڑی بہن لاٹھیاں لے کر گھر آئی۔ لیکن لڑکی واپس نہیں آئی۔ خاندان نے منگل کی شام دیر گئے ایک مذہبی مقام پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے لڑکی کی گمشدگی کا اعلان کیا اور رات گئے تک اس کی تلاش جاری رکھی۔ لیکن کوئی سراغ نہیں ملا۔ بدھ کو پریم سنگھ نے لڑکی کو اپنے کھیت میں ایک کمرے کے پیچھے خون آلود حالت میں کراہتے ہوئے پایا۔ وہ لڑکی کو اپنے گھر لے گیا۔ اہل خانہ متاثرہ کو اسپتال لے گئے۔ پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے فرانزک ٹیم کے ہمراہ جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کئے۔ ڈاکٹر انجو سنگھ نے عصمت دری اور متاثرہ کے چہرے پر کسی بھاری چیز سے مارے جانے کی بات کی۔ اس کا چہرہ سوجا ہوا ہے۔ ان کے جسم پر زخموں کے بہت سے نشانات پائے گئے۔ متاثرہ کی سنگین حالت کو دیکھتے ہوئے اسے ریفر کر دیا گیا ہے۔ ایس پی رام پور ودیا ساگر مشرا کے مطابق، معصوم بچے کی ماں کی شکایت کی بنیاد پر، POCSO ایکٹ کی دفعہ BNS (2)65 اور 5M/6 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج، تکنیکی شواہد اور دیگر شواہد کی بنیاد پر دان سنگھ (24) کا نام سامنے آیا۔ پولیس نے بدھ کی شام کو ملزم کو گھیرے میں لے لیا۔ دان سنگھ نے گولی چلائی۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں اس کی ٹانگ میں گولی لگ گئی۔ اسے گرفتار کر لیا گیا۔ زخمی دان سنگھ کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس نے دوران تفتیش جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔ جمعرات کو دان سنگھ کو عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا۔

یوپی ایس ٹی ایف نے 50 ہزار کا انعامی بدمعاش کو دیوریا سے کیا گرفتار

قتل کے معاملے میں طویل عرصے سے فرار تھا ملزم انکت گوڑ

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش پولیس کی اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایس ٹی ایف کی ٹیم نے انکت گوڑ کو گرفتار کیا ہے جس پر 50 ہزار روپے کا انعام تھا۔ دیوریا کا رہنے والا ملزم انکت گوڑ قتل کیس میں کافی دنوں سے مفرور تھا۔ اجیت سنگھ عرف جدی سنگھ قتل کیس میں مفرور انکت گوڑ بہار کے مختلف مقامات پر چھپا ہوا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم انکت نے بتایا کہ اجیت سنگھ عرف جاڈی کے قتل کی سازش پرمود سنگھ نے اس وقت رچی جب وہ گوپال گنج جیل میں بند تھا۔ اجیت اور پرمود کے درمیان کاروباری دشمنی تھی۔ جمعرات کو ایس ٹی ایف کی ٹیم نے دیوریا کے بھٹنی علاقے سے انکت گوڑ کو گرفتار کیا تھا۔ ایس ٹی ایف کافی دنوں سے انکت کی تلاش کر رہی تھی۔ اسی دوران ایس ٹی ایف کو ایک ان پٹ موصول ہوا کہ انکیت گوڑ، جس پر روپے کا انعام ہے۔ 50,000، بھٹنی کے رانی گھاٹ گاؤں میں شریمتی پیتا دیوی مدھیا مک ودیالیہ کے قریب موجود تھے۔ جو کہیں بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس ان پٹ پر کارروائی کرتے ہوئے ایس ٹی ایف نے انکت کو گرفتار کر لیا ہے۔ اسی دوران ملزم انکت گوڑ نے پوچھ گچھ کے دوران ایس ٹی ایف کو بتایا کہ اجیت سنگھ عرف جدی سنگھ جنجیرہ کا سربراہ رہ چکا ہے۔ وہ یوپی اور بہار میں غیر قانونی شراب اسمگل کرتا تھا۔ اس کے پڑوسی گاؤں کا رہنے والا پرمود سنگھ بھی شراب کی اسمگلنگ میں ملوث تھا۔ جن کے ساتھ انکت شراب کی اسمگلنگ بھی کرتا تھا۔

ملزم نے بتایا کہ پرمود سنگھ اور اجیت سنگھ عرف جدی سنگھ کے درمیان کاروباری دشمنی تھی۔ دریں اثنا، 25 فروری 2023 کو پرمود سنگھ کے گاؤں میں ارون سنگھ کے گھر پر تلک کی تقریب تھی۔ جہاں اجیت عرف جدی سنگھ بھی اپنے لوگوں کے ساتھ آیا۔ اس دوران بحث کے دوران پرمود اور اجیت کے درمیان فائرنگ ہوئی۔ اس معاملے میں پرمود سنگھ نے جدی سنگھ اور دیگر کے خلاف دیوریا کے بنکاٹا پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرایا تھا۔ دوسری جانب جدی سنگھ نے پرمود سنگھ اور دیگر سات لوگوں کے خلاف بھی مقدمہ درج کرایا تھا۔ جدی سنگھ نے بہار پولیس کو پرمود سنگھ کے خلاف شراب کی غیر قانونی اسمگلنگ کی اطلاع دی تھی۔ جدی سنگھ کی فراہم کردہ اطلاع پر پرمود کو گرفتار کیا گیا۔ پرمود سنگھ گوپال گنج جیل میں قید تھے۔ جب وہ جیل میں تھا، اس کی ملاقات سوہن پور کے راجو چورسیہ اور اکھلیش عرف داروگا کشواہا سے ہوئی۔ یہ دونوں ایک قتل کے مقدمے میں جیل میں تھے۔ ان کے ساتھ مل کر پرمود سنگھ نے گوپال گنج جیل میں ہی جدی سنگھ کے قتل کی سازش رچی تھی۔ جدی سنگھ عرف اجیت سنگھ کو جوا کھیلنے کا شوق تھا۔ وہ ہر سال دیوالی کے دن انکت کے گاؤں کے پنچ جیسوال کے گھر جوا کھیلتا تھا۔ ملزم انکت گوڑ نے مزید کہا کہ جیل سے رہا ہونے کے بعد 31 اکتوبر 2024 کو دیوالی کے دن اس نے اطلاع دی تھی کہ جادی سنگھ پنچ جیسوال کے گھر جوا کھیل رہا ہے۔ اس کے بعد انکت گوڑ، پرمود سنگھ، راجو چورسیہ، داروگا کشواہا اور دیگر ساتھی پنچ جیسوال کے گھر پہنچے اور جدی سنگھ کو پستول اور بندوق سے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ انکت گوڑ اس قتل کے بعد سے فرار تھا۔ اس دوران انکت بہار کے مختلف مقامات پر چھپا ہوا تھا۔

ریاست کے تین آئی اے ایس افسران کے تبادلے

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش میں تبادلوں کا عمل جاری ہے۔ یوگی حکومت میں ذمہ دار افسران کو ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں۔ آئی اے ایس سے آئی پی ایس تک کے افسران کو تقرریاں مل رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں آئی اے ایس افسران کا ایک بار پھر تبادلہ کیا گیا ہے۔ یوگی حکومت نے دو آئی اے ایس افسروں کا تبادلہ کیا ہے، جب کہ ایک خاتون آئی اے ایس افسر کا اس سے قبل کیا گیا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ خواتین افسران اپنے پرانے عہدوں پر برقرار رہیں گی۔ آئی اے ایس دھروکھاڈیا کو نئی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ آئی اے ایس انیتا یادو کو بڑی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ آئی اے ایس انیتا یادو، جو ویٹنگ لسٹ میں تھیں، کو اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی، کانپور میں ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جونپور کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کے عہدے پر آئی اے ایس مرنالی اویناش جوشی کا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ مرنالی اویناش جوشی ضلع گورکھپور کی جوائنٹ مجسٹریٹ رہیں گی۔ آپ کو بتا دیں کہ حالیہ تبادلوں میں آئی اے ایس مرنالی کا تبادلہ کیا گیا تھا۔ گورکھپور میں جوائنٹ مجسٹریٹ کے عہدے پر تعینات مرنالی اویناش جوشی کو جونپور کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کے عہدے پر تبدیل کر دیا گیا۔ اب ان کی جونپور منتقلی منسوخ کر دی گئی ہے۔ ان کی جگہ آئی اے ایس دھروکھاڈیا کو جونپور ضلع کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کے عہدے پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آئی اے ایس دھروکھاڈیا اس وقت ایودھیا ضلع میں جوائنٹ مجسٹریٹ کے طور پر تعینات تھے۔ آپ کو بتا دیں کہ حال ہی میں تقریباً 25 آئی اے ایس افسران کا تبادلہ کیا گیا ہے۔

لطف تو لطف جفاؤں پہ راضی ہے شریف ...... ☆ ...... آپ کا قہر بھی کس پیار سے کم ہوتا ہے

بزمِ کاروانِ ادب کے زیر اہتمام مشاعرہ

لکھنؤ (پریس ریلیز): بزمِ کاروانِ ادب کے زیر اہتمام مولانا محمد علی جوہر فاؤنڈیشن میں مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کہنہ مشق شاعر رحمت لکھنوی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض آفتاب اثر ٹانڈوی نے انجام دئے۔ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے رفعت شیدا صدیقی اور مہر النساء مہر لکھنوی شریکِ محفل رہیں۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

تغیراتِ زمانہ کے بعد بھی رحمت
زبان و فن میں نمایاں ہے لکھنؤ اب تک
(رحمت لکھنوی)

ان کو ہم اپنا بنا لیتے ہیں شیدا پیار سے
جب بھی بیگانوں سے ملتے ہیں گلے ہم عید میں
(رفعت شیدا صدیقی)

ہر طرف جشنِ مسرت ہے نشاطِ عید ہے
ایک اک گوشے میں دل کے انبساطِ عید ہے
(یحییٰ سندیلوی)

راز وفا چھپانا بشارت فضول ہے
بے خوف ہو کے کیجئے اظہارِ عید ہے
(بشارت لکھنوی)

ہو تم کو مبارک اہلِ وطن خوشیاں سے بھرے سب کا دامن
یہ عید جو رب کی نعمت ہے پیغامِ اخوت لائی ہے
(آفتاب اثر ٹانڈوی)

جگ رہ پہ تیر نگاہوں کے کھائے جاتے ہیں
تڑپ تڑپ کے بھی ہم مسکرائے جاتے ہیں
(مہر النساء مہر لکھنوی)

اکتفا کیجئے چراغوں پر
چاند سب کو عطا نہیں ہوتا
(عرفان لکھنوی)

دھرم اور ذات کے نام پر یعنی جذبات کے نام پر
خون کا پیاسا ہے آج کل آدمی آدمی کے لئے
(سلیم تابش)

صلہ دیا ہے خدا نے یہ ماہِ رمضاں کا
عطائیں اس کی ہوئیں بے شمار عید کے دن
(ڈاکٹر منصور حسن خاں)

بہت شفاف ہے پانی یہاں کا
تو کیا دامن نچوڑا ہے کسی نے
(فاروق عادل)

برتا جب اس ہنر کو تو اندازہ یہ ہوا
وہ شاعری کرے جسے فکر جہاں نہ ہو
(ارشد طالب)

لطف تو لطف جفاؤں پہ راضی ہے شریف
آپ کا قہر بھی کس پیار سے کم ہوتا ہے
(عمر شریف مہوی)

سب سے پہلے تو تیرے دل سے کدورت نکلے
پھر کہیں جا کے ملاقات کی صورت نکلے
(فہیم فاکر)

آخر میں آفتاب اثر ٹانڈوی نے شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

آندھی بارش سے نقصانات کی رپورٹ طلب

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں تیز آندھی، بارش، ژالہ باری اور آسمانی بجلی نے کسانوں کی پریشانیوں کو بڑھا دیا ہے۔ موسم کی تبدیلی کا اثر ربیع کی فصل کی کٹائی کے دوران نظر آ رہا ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے متعلقہ اضلاع کے عہدیداروں کو جنگی بنیادوں پر راحتی کام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی صورت میں متاثرہ شہریوں کو مدد فراہم کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کسانوں کو یقین دلایا ہے کہ ریاست کے ہر باشندے کی حفاظت آپ کی حکومت کی ترجیح ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ریاست میں طوفان اور بارش کی صورتحال کے پیش نظر افسران کو علاقے کا دورہ کرنے اور نقصانات کا جائزہ لینے کی ہدایت دی ہے۔ امدادی کاموں پر مسلسل نظر رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی آفت سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے تو امدادی رقم فوری طور پر متاثرہ افراد میں تقسیم کی جائے۔ زخمیوں کا مناسب علاج کیا جائے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ پانی جمع ہونے کی صورت میں فوری نکاسی کا انتظام کیا جائے تاکہ زندگی معمول پر رہے۔ حکام اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ گندم کی جاری سرکاری خریداری کے عمل کو ذہن میں رکھتے ہوئے، سی ایم یوگی نے منڈیوں اور خریداری مراکز میں اناج کے محفوظ ذخیرہ کے لیے خصوصی انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایات بھی دی ہیں۔